بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ جات پارۂ ششم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۷۱

سوتے سے اٹھنے کے علاوہ اور نواقض یعنی وضو توڑنے والی چیزوں کے صدور کے بعد وضو کرنے کا واجب ہونا احادیث سے ویسے ہی ثابت ہے جیسے کہ جنابت کے علاوہ اور صورتوں میں غسل کا واجب ہونا دوسرے مقام سے ثابت ہوا ہے اور قرآن مجید کی کل مجمل باتوں کی تفسیر اہل بیت علیہم السلام ہی نے کی ہے اور وہ حضرات (اہلبیت علیہم السلام) اوروں کی بہ نسبت اس سے خوب واقف ہیں جو کچھ کہ آیت میں نازل ہوا۔ چنانچہ خزینۃ الاحکام میں مروی ہے کہ وجہ (چہرہ) وہ ہے جو سامنے نظر آتا ہے۔ پس اگر کسی کی ڈاڑھی کے بال گھنے ہوں یعنی خضاب کرنیکے وقت اُن (بالوں) کے اندر کی جلد نظر نہ آتی ہو تو اُن (بالوں) کو حرکت دینا واجب نہ ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں فقط بالوں کا سامنا ہوتا ہے اور اس جلد کا سامنا نہیں ہوتا۔ جو اُن بالوں کے نیچے ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے تہذیب میں منقول ہوا ہے کہ چہرہ کے جن حصّوں کو بالوں نے گھیر لیا ہو اُن (حصّوں) کا بندوں پر طلب کرنا اور اُن پر پانی جاری کرنا واجب نہیں ہے بلکہ فقط بالوں پر پانی جاری کرنا چاہیئے۔ تہذیب اور کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقرؑ یا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ کہ ایک شخص وضو کرتا ہے کیا وہ اپنی ڈاڑھی کے نیچے بھی پانی پہونچائے؟ فرمایا کہ نہیں۔ اب رہی چہرہ کی حد تو من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے کہ وہ چہرہ جس کے دھونے کا خدا نے حکم دیا ہے اور کسی شخص کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ اُس پر زیادتی کرے یا اس کو کم کرے اور یہ کہ اگر اُس پر زیادتی کرے تو ثواب کا مستحق نہ ہو اور اگر اُس سے کم کرے تو گنہگار ہو۔ اُس (چہرہ) کی حد یہ ہے کہ بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھا سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اُس کو گھیر لے۔ اور چہرہ کے جن حصّوں پر کہ دورہ کرنے کی حالت میں دونوں اُنگلیاں جاری ہو جائیں پس وہ (حصّے) چہرے میں داخل ہیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی حصّہ چہرہ کی حد میں داخل نہیں ہے۔ کسی نے عرض کی کہ کنپٹیاں وجہ میں داخل ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اور باقی اعضاء میں پانی اور تری کا جلد تک پہنچانا اور جو چیز کہ اُس پانی (یا تری) کے پہنچنے سے مانع ہو اُس (چیز) کا حرکت دینا واجب ہے۔ جیسا کہ غسل اور مسح کے حکم کا مقتضاء ہے۔ پس سر کا مسح ٹوپی پر اور پاؤں کا مسح موزوں پر کافی نہ ہوگا۔ التہذیب میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عمر ابن الخطاب نے جناب رسول خدا کے اصحاب کو جمع کیا۔ اور اُن میں جناب امیر المؤمنین علی مرتضے علیہ السلام بھی موجود تھے۔ اور سب سے پوچھنے لگا کہ آپ لوگ

موزوں پر مسح کر لینے کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟ مغیرہ بن شعبہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے جناب رسولِ خدا کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے دریافت کیا کہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا اُس کے بعد۔ مغیرہ بولا کہ یہ تو میں نہیں جانتا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ موزوں پر کتاب خدا سابق ہو چکی ہے۔ سورۂ مائدہ آنحضرتؐ کی وفات سے دو یا تین مہینے پہلے نازل ہوئی ہے۔

قول صاحب تفسیر صافی ۔ یہ مغیرہ بن شعبہ منافقوں کے سرگروہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے مقام عقبہ پر جناب رسولِ خدا کی ہلاکت کی تجویزیں کیں اور مقام سقیفہ پر علیؑ مرتضےٰ کے حقوق غصب کرنے کی تدبیریں کیں۔ خدائے تعالےٰ ان سب کو اپنی رحمت سے دور کرے من لا یحضرہ الفقیہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا نے یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اُس شخص کو ہو گی جس نے اپنا وضو دوسرے کی جلد پر کرنا مناسب سمجھا ہو۔ نیز عائشہ ہی سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ موزے پر مسح کرنے سے تو میں اسے اچھا سمجھتی ہوں کہ جنگل میں جو اونٹ پھر رہے ہوں اُن کی پیٹھ پر مسح کرو۔ اور جناب رسول خدا کے پاس کبھی موزے کا ہونا نہیں پایا جاتا سوائے ایک جوڑی موزے کے جو نجاشی بادشاہ حبشہ نے ایک مرتبہ بطور تحفہ کے بھیجے تھے۔ تو یہ پاؤں کی پشت کی طرف سے کھلے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے اپنے پائے مبارک میں اُن کو پہنے ہوئے ان پر مسح کیا۔ تو لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ حضرتؐ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ حالانکہ یہ حدیث بھی صحیح سندوں سے نہیں پہنچی۔ من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارت یہاں تمام ہو چکی اب چونکہ ہاتھ کا اطلاق پہنچے سے نیچے نیچے جتنا ہے اُتنے پر بھی ہو سکتا ہے اور کہنی سے نیچے نیچے جتنا ہے اس پر بھی اور مونڈھے سے نیچے نیچے جتنا ہے اُس پر بھی۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے جتنا اُس میں سے دھولینا چاہیئے اُس کی انتہا صاف صاف بیان فرما دی۔ جیسے تم کسی لڑکی سے کہدو کہ تو پہنچے تک مہندی لگالے۔ یا تلوار کے بارے میں کہدو کہ قبضہ تک صیقل کی جائے۔ آیت کے لفظوں میں کوئی دلالت اس بات کی نہیں ہے کہ ہاتھ کا دھونا انگلیوں سے شروع کر کے کہنی تک پہنچایا جائے جیسا کہ ان دونوں عبارتوں سے خضاب لگانے میں ہاتھ کی انگلیوں سے ابتدا کرنا اور صیقل کرنے میں تلوار کے سرے سے ابتدا کرنا نہیں سمجھا جاتا۔ لہذا آیت اس معنی میں مجمل اور اہل بیت علیہم السلام کی تشریح اور تفسیر کی محتاج رہی۔ اب مرفق یا مرفق وہ جگہ ہے جہاں بازو کی اور کلائیوں کی ہڈیاں آ کر مل گئی ہیں اور ظاہر آیت میں کوئی دلالت اس بات کی نہیں پائی جاتی کہ ہاتھ کے دھونے میں مرفق کو بھی داخل کیا جائے اور نہ اس بات کی دلالت ہے کہ پاؤں کے مسح کرنے میں ٹخنے کو بھی شامل کیا جائے اس لئے کہ انتہا جس جگہ پر ہوتی ہے کبھی وہ داخل سمجھی جاتی ہے اور کبھی خارج۔ لہذا اس معنی میں بھی آیت مجمل رہی اور حضرات ائمہ علیہم السلام کی تفسیر کی محتاج اور کسی چیز کا غسل دو طرح سے ثابت ہو سکتا ہے یا تو اُس عضو پر پانی بہا

دینے سے یا اُسی عضو کو پانی میں ڈبو دینے سے اگرچہ ملا دلا نہ جائے اور بِرُءُوسِكُمْ میں جو (ب) آئی ہے یہ تبعیض[1] کے لئے ہے جیسا کہ آیتِ تیمم میں بِوُجُوهِكُمْ کی (ب) تبعیضیہ ہے۔ اور یہی حالت اَرْجُلَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ کی بھی ہے جو بِرُءُوسِكُمْ اور بِوُجُوهِكُمْ پر معطوف ہیں اور کعب یعنی ٹخنہ اُس ہڈی کو کہتے ہیں جو گولائی لئے ہوئے ہے اور اُس جگہ واقع ہوئی ہے جہاں پنڈلی اور پاؤں دونوں ملے ہوئے ہیں یہ پاؤں کی پشت کی طرف سے آئی ہے اور اس کا ایک سرا پنڈلی کے سرے میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ گائے اور بھیڑ بکری کے پاؤں میں بھی ہوتا ہے جس سے اکثر بچے کھیلا کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جوڑ کی جگہ کو بھی قریب ہونیکی وجہ سے کعب یعنی ٹخنہ کہہ دیتے ہیں۔ چونکہ لوگوں نے صاحبانِ لغت اور صاحبانِ تشریح کے کلام میں تو غور نہیں کیا اور معصومینؑ کی احادیث میں تامل کرنے سے روگرداں ہیں۔ اس لئے کعب کے سمجھنے میں بھی انہوں نے اختلاف کیا ہے۔ اب چونکہ رِجل کا اطلاق قدم پر بھی ہو سکتا ہے اور گھٹنے کے نیچے نیچے جتنا ہے اُس پر بھی اور کولے کے نیچے جتنا ہے اُس پر بھی لہٰذا خدائے تعالیٰ نے جتنے پر مسح کیا جائیگا اُتنے کی حد بیان فرما دی۔ اب رہی آیت کی دلالت اس بات میں کہ دونوں پاؤں پر مسح کرنا چاہیئے وہ اس سے بھی زیادہ روشن ہے جتنا کہ آفتاب نصف النہار پر روشن ہوتا ہے۔ خاصکر اُس وقت جبکہ اَرْجُلِكُمْ لام کے زیر کے ساتھ پڑھا جائے اور جو لوگ غسلِ رِجلین کے قائل ہیں ان میں سے بھی بہت سے اس بات کے معترف ہیں کہ قاعدہ سے مسح ہی ہونا چاہیئے اور اَرْجُلَكُمْ بھی زیر ہی سے ہونا چاہیئے **التہذیب** میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے خدائے تعالیٰ کے اس قول وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ کی نسبت دریافت کیا گیا کہ اَرْجُلِكُمْ کے لام پر زیر ہے یا زبر، حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ زیر ہے۔ صاحبِ تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ زبر پڑھنے کی صورت میں بھی معنی مسح ہی کے رہینگے اس لئے کہ عطف اس کا رؤس کے محل پر ہے جیسے کہ عرب کی زبان میں رائج ہے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَعَمْرٍو کی جگہ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَعَمْرًا بول دیتے ہیں اس لئے کہ اس کا عطف وجوہ پر کرنا نہ فقط قانونِ فصاحت سے خارج ہے بلکہ اسلوبِ زبان عربیت سے بھی خارج ہے۔ عامۂ مخالفین نے جناب امیر المومنین علیہ السلام اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے وضو فرمایا اور عربی نعلین پہنے پہنے پائے مبارک پر مسح کیا **قول مترجم:** ۔عربی نعلین کی تشریح اصل نوٹ میں حاشیۂ قرآن مجید پر موجود ہے۔ نیز عامّہ نے حضرت عبداللہ ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تو مسحِ رِجلین کا حکم دیا مگر لوگوں نے مانا زبردستی غسل شروع کر دیا۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ وضو میں دو غسل ہیں اور دو مسحے ہیں۔ اس میں جو مجھ سے مباہلہ کرنا چاہے میں اُس سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ نیز انہوں نے آنحضرتؐ کا وضو کر کے دکھلایا تو اپنے دونوں پاؤں پر مسح کیا۔ **التہذیب** میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے پاؤں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جبرئیلِ امین تو یہی حکم لے کر آئے تھے۔ کافی میں ہے کہ جناب

[1] یعنی سروں اور چہروں کے بعض مقامات مراد لئے گئے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض بعض آدمیوں کو ساٹھ ساٹھ ستر ستر برس گزر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی ایک نماز بھی قبول نہیں کرتا عرض کیا گیا کہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہے؟ فرمایا اس طرح ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ مسح کا حکم دیا اُسے وہ دھوتا رہے من لا یحضرہ الفقیہ میں اُنہی حضرت علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص چالیس برس تک خدا کی عبادت کرتا رہیگا مگر وضو میں حکم خدا کی اطاعت نہ کرنے کے سبب سب برباد ہو جائیگی کیونکہ خدا نے جس کے مسح کا حکم دیا تھا یہ اُس کا غسل کرتا رہا۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں یہ جو منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب رسولخدا کے وضو کی نقل کرکے دکھلائی جس کا ذکر ہم نوٹ میں کر چکے ہیں تو اُس کے بعد یہ فرمایا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ (دیکھو سطر ا صفحہ ۱۷۱) پس کسی بندہ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ چہرے کے کسی حصّہ کو بغیر غسل کے چھوڑ دے اور چونکہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کا حکم ہے بندہ کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کہنیوں سے لیکر انگلیوں تک کوئی حصّہ بھی بغیر دُھلا چھوڑ دے اس لئے کہ خدا کے حکم اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ کی پوری تعمیل اسی سے ہوگی پھر فرمایا۔ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (دیکھو سطر ۲ صفحہ ۱۷۱) پس جب بندے نے اپنے سر کے کچھ حصّہ کا مسح کرلیا اور اپنے دونوں پاؤں کے کسی حصّہ کا انگلیوں کے سرے سے لیکر کعبین تک کے مابین مسح کرلیا وہ اُس کے لئے کافی ہوگیا۔ کسی نے عرض کی کعبین کہاں ہے؟ فرمایا یہ ہے یعنی وہ جوڑ بتلایا جو پنڈلی کی ہڈی سے نیچے ہے۔ اس پر کسی نے پنڈلی کی ہڈی کے دونوں طرف جو گٹیاں سی نکلی ہوئی ہیں اُن پر ہاتھ رکھکر کہا کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ پنڈلی کی ہڈی کا جزو ہے اور کعب قدم کا وہ حصّہ ہے جو اُن دونوں کے بیچ تک پہنچتا ہے اور ان سے نیچا ہے۔ کسی نے عرض کی خدا آپکو خیر و خوبی عطا فرمائے آیا ایک ایک چلّو مُنہ دھونے کے اور کلائیوں کے لئے کافی ہے؟ فرمایا ہاں کافی ہے جبکہ تم پانی کے پہنچانے کی کوشش کرو اور دو دو ڈالو تو پانی اچھی طرح رواں ہو ہی جائیگا۔ من لا یحضرہ الفقیہ اور تفسیر عیاشی میں زرارہ بن اعین سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا آپ مجھے مطلع نہ فرمائیں گے۔ یہ آپ نے کہاں سے جانا اور کہاں سے فرمایا کہ سر کے بھی بعض حصّہ کا مسح چاہیے اور دونوں پاؤں کے بعض حصّہ کا؟ حضرتؑ متبسّم ہوئے پھر ارشاد فرمایا کہ اے زرارہ یہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے کتاب بھی اسی کے موافق نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اس سے ہم نے سمجھا کہ چہرہ کُل کا کُل دھویا جانا چاہیئے پھر فرمایا وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ یعنی کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو مُنہ کے ساتھ ملایا جس سے ہم یہ سمجھے کہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو بھی دھونا چاہیئے۔ پھر اُس نے اپنے کلام میں خود ہی فصل کردیا۔ اور یہ فرمایا وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ پس اس لفظ برؤسکم سے ہم سمجھے کہ سر کے بعض حصّہ کا مسح مقصود ہے جس پر کلمۂ با دلالت کرتا ہے۔ پھر دونوں پاؤں کا ذکر سر کے ذکر سے بعد کیا جیسا کہ دونوں ہاتھوں کا ذکر منہ کے ذکر کے بعد فرمایا تھا اور یوں ارشاد

فرمایا۔ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اسے ملانے سے ہم سمجھے کہ سر کے بعض حصّہ کا مسح مقصود ہے۔ اس کے بعد خود جناب رسولخدا صلعم نے اپنے عمل سے اس کی تفسیر کر کے لوگوں کو سمجھا دیا۔ مگر پھر بھی لوگوں نے خدا کے حکم اور رسولؐ کے حکم و عمل کو ضائع کر دیا۔ اس حدیث کے آخر میں تیمم کا ذکر بھی آگیا ہے۔ اس کا خلاصہ نوٹ نمبر ۳ صفحہ ۱۷۱ میں لکھا گیا ہے)۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۱۷۱

التہذیب میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے غسل جنابت کی ترکیب دریافت کی حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو ڈالو۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے جاؤ اور اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالو پھر کہنیوں سمیت اپنے ہاتھ دھو ڈالو پھر کلّی کرو اور ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنے تمام سر کو سر سے لیکر پاؤں تک بہ ترتیب دھو ڈالو وضو نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد جس جس حصۂ جسم پر وہ پانی پہنچتا جائیگا وہی پاک و صاف ہوتا جائیگا۔ اور اگر کوئی شخص آب کثیر میں ایک ہی غوطہ لگائے تو اس کے لئے وہ ایک ہی غوطہ کافی ہے۔ گو اپنے جسم کو ملے دلے بھی نہیں۔

کافی میں ایک ایسی روائیت ہے جس کی سند مقطوع ہے۔ یوں منقول ہے کہ اگر ہاتھ میں کوئی چیز نہ لگی ہو تو بھی اُسے پانی میں غوطہ دے لے پھر ابتدا اس سے کرے کہ اپنے ستر کو تین چلوؤں سے پاک کرے۔ پھر تین چلو بھر بھر کے اپنے سر پر ڈال لے پھر دو مرتبہ اپنے داہنے شانے پر پانی بہائے اور دو مرتبہ بائیں شانے پر تو جس جس حصّہ پر پانی بہتا جائے گا۔ اُسی کے لئے کافی ہوتا جائے گا۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۷۷

تفسیر عیاشی میں اُنہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ زمینوں میں سب سے اچھی زمین شام کی ہے اور باشندوں میں سب سے بدتر اُس کے باشندے ہیں اور مُلکوں میں سب سے بدتر ملک مصر ہے کہ وہ اُن لوگوں کا جن سے خدا ناراض ہے جیلخانہ ہے۔ اور بنی اسرائیل کا اُس میں پہنچنا اسی وجہ سے تھا کہ اُنہوں نے خدا کی نافرمانی کی تھی۔ اس لئے جب اُن کو وہاں سے رہائی دی تب فرمایا اُدْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ (دیکھو صفحہ ۱۷۵ سطر ۱۱) اس میں ارض مقدس سے مراد شام کا ملک تھا پس اُنہوں نے اُس میں جانے سے انکار کیا تو چالیس برس تک مصر اور اس کے بیابانوں میں سرگرداں پھرتے رہے پھر چالیس برس کے بعد شام میں پہنچے اور اُنکا مصر سے نکلنا اور شام میں پہنچنا توبہ قبول ہونے کے بعد اور اُس کی رضامندی حاصل ہونے کے بعد ہوا۔ یہ بھی فرمایا کہ میں اُس چیز کا کھانا بھی مکروہ جانتا ہوں جو مصر کی مٹی کے برتن میں پکا ہو اور میں مصری مٹی سے سر دھونا بھی پسند نہیں کرتا اس خوف سے کہ اُس کی مٹی ذلّت پہونچاتی ہے اور عزّت کھو دیتی ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اُن حضرتؑ نے موسےٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور اُنکی اُمّت کے اس قول کا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا

هٰهُنَا قَاعِدُونَ (دیکھو صفحہ ۱۷۶ سطر ۹) پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر زمینِ مقدس کو چالیس برس تک کے لئے حرام کردیا اور اُن کو خوب سرگردان پھرایا چنانچہ جب عشا کا وقت ہوتا اور وہ کوچ بولتے تو اُن کے قافلہ سالار یہ آوازیں نکالتے اَلرَّحِیْل۔ اَلرَّحِیْل۔ اَلْوَحَا۔ اَلْوَحَا اور وہ برابر چلے جاتے یہاں تک کہ شام ہوجاتی تا اینکہ وہ کوچ کرتے اور زمین اُن کو سیدھی راہ پر لے چلتی تو حق تعالےٰ زمین سے خطاب فرماتا کہ تو اُن کو چکر دیدے پس وہ برابر چلتے رہتے تا اینکہ جب وقت سحر ہوتا اور صبح قریب آتی تو کہنے لگتے کہ یہ پانی ہے جس کے پاس تم پہنچ گئے ہو پس تم اُتر پڑو۔ پس جب صبح ہوجاتی تو وہ اپنی اُسی تیہ اور منزلوں میں موجود ہوتے جنمیں وہ ایک روز قبل تھے۔ اسکے بعد وہ ایک دوسرے سے کہتے کہ تم راستہ بھول گئے اور سخت غلطی کی۔ غرض جب تک خدا کا حکم نہ ہوا ایسے ہی ہیر پھیر میں پڑے رہے۔ پھر ارض مقدس میں پہنچے۔ جس کو حق تعالےٰ اُن کے لئے مقرر کرچکا تھا۔ کافی میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت موسےٰ کلیم اللہ اُسی زمانے میں جبکہ بنی اسرائیل سرگردانی کی حالت میں تھے انتقال فرماگئے اور ایک منادی کرنے والے نے آسمان سے ندا دی کہ موسےٰ انتقال فرماگئے اور ایسا نفس کون سا ہے جو نہ مریگا۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے قبل انتقال فرماگئے تھے اور دونوں کا انتقال اسی صحراؤ سرگردانی میں ہوا تھا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اُن کو چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے تو سب گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ اگر موسےٰ ہم میں سے نکل گئے تو یقیناً ہم پر عذاب نازل ہوگا۔ پس روتے ہوئے آنحضرتؑ کے پاس گئے اور اُن سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں اور خدا تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری توبہ قبول کرلے۔ تفسیر برہان میں ہے کہ عمارہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے وفات موسیٰ ابن عمران کا واقعہ سُنا دیجئے حضرتؑ نے فرمایا کہ جب اُن کی اجل آگئی اور جب اُن کی مدت پوری ہوگئی اور کھانا بھی اُن کا چھوٹ گیا تو ملک الموت انکی خدمت میں آئے اور عرض کی السلام علیک یا کلیم اللہ موسےٰ علیہ السلام نے جواب میں کہا علیک السلام تم کون ہو؟ اُنھوں نے عرض کی میں ملک الموت ہوں فرمایا کس ضرورت سے آئے؟ عرض کی اس لئے آیا کہ آپ کی رُوح قبض کروں۔ موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میری رُوح کہاں سے قبض کروگے؟ اُنھوں نے عرض کی منھ سے۔ موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیونکر ہوگا اس لئے کہ میں نے اسی منھ سے اپنے پروردگار جل جلالہٗ سے باتیں کی ہیں۔ اُنھوں نے عرض کی تو اچھا ہاتھ کی طرف سے؟ فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ ہاتھ سے میں نے توریت اُٹھائی ہے۔ اُنھوں نے عرض کی تو اچھا پھر دونوں پاؤں کی طرف سے؟ فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے اُن سے تو میں طور سینا پر چلا پھرا ہوں۔ عرض کی تو اچھا تو دونوں آنکھوں کی طرف سے؟ فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ اُمیدِ الٰہی میں عرصہ تک کھلی رہی ہیں۔ عرض کی تو اچھا دونوں کانوں کی طرف سے؟ فرمایا (واہ) یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ان سے تو میں نے اپنے پروردگار کا کلام سُنا ہے۔ اس اثنا میں ملک الموت کو اپنے پروردگار

کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم اس وقت تک انکی روح قبض نہ کرو جبتک کہ یہ خود ارادہ نہ کریں چنانچہ ملک الموت نکل آئے اور موسےٰ علیہ السلام اتنی دیر جب تک کہ خدا کو منظور تھا زندہ رہے۔ پھر یوشع ابن نون کو بلا کر اپنا وصی کیا اور ان کو حکم دیا کہ اصل امر کو عام لوگوں سے پوشیدہ رکھیں اور اپنے بعد اپنے والی امر کو وصیت کر دیں۔ اور پھر موسےٰ اپنی قوم سے غائب ہوگئے اور اُسی حالتِ غیبت میں ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قبر کھود رہا تھا۔ اُس سے فرمایا کہ کیا اس قبر کے کھودنے میں مَیں تیرا مددگار ہوں؟ اُس نے عرض کی ضرور مدد کیجئے۔ چنانچہ اس کی مدد کی یہاں تک کہ قبر کھُد گئی اور اندر کا ہو وہ بھی صاف ہوگیا۔ پھر موسےٰ علیہ السلام اس میں جا لیٹے تاکہ دیکھیں کہ کیفیت کیا ہوتی ہے تو پردہ آپ کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیا گیا۔ تب اُنہوں نے جنّت میں اپنی جگہ دیکھی اور عرض کرنے لگے کہ پروردگارا! اب میری رُوح قبض کر لے۔ اُس وقت ملک الموت نے بحکمِ خدا اُن کی روح قبض کر لی اور اُسی قبر میں ان کو دفن کر دیا اور مٹی ڈالکر برابر کر دی اور وہ جو آدمی کی صورت میں قبر کھود رہا تھا وہ فرشتہ تھا۔ اور یہ واقعہ صحرائے تیہ میں گزرا۔ اُس وقت آسمان سے ایک منادی نے ندا دی کہ کلیم اللہ کا انتقال ہوگیا اور وہ نفس کونسا ہے جو زندہ رہیگا۔ پھر فرمایا کہ میرے والد ماجد نے بروایت میرے جدِّ امجد کے اور اُنہوں نے بروایت اپنے والد کے مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ جناب رسولِ خدا سے دریافت کیا گیا تھا کہ موسےٰ علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ فرمایا سُرخ ٹیلے کے پاس اُس شارع عام پر جو مصر سے شام کو آتا ہے تفسیر قمیؔ میں ہے کہ محمد ابن مسلم نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ دریافت کیا آیا ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے حقیقی بھائی تھے فرمایا ہاں! کیا تو حضرت ہارونؑ کا یہ قول نہیں دیکھتا جس کو خدا نے نقل فرمایا ہے يَا ابْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۚ (دیکھو صفحہ ۵ سطر ۱) وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی اِن دونوں میں سِن میں بڑا کون تھا فرمایا حضرت ہارونؑ میں نے عرض کی وحی دونوں پر ایک ساتھ آتی تھی؟ فرمایا وحی صرف حضرت موسےٰؑ پر آتی تھی اور حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت ہارونؑ کو خبر دیا کرتے تھے۔ پھر میں نے عرض کی کہ احکام اور فیصلے اور امر و نہی وغیرہ دونوں کی طرف سے ایک ساتھ ہوتے تھے فرمایا نہیں۔ وہ موسیٰ علیہ السلام تھے جو اپنے پروردگار سے مناجات کرتے تھے علوم لکھتے تھے اور بنی اسرائیل کے مابین فیصلے کرتے تھے اور جب یہ مناجات کرنے چلے جاتے اور لوگوں میں نہ ہوتے تو حضرت ہارونؑ اُن کے خلیفہ اور قائم مقام ہوتے تھے۔ مَیں نے عرض کی ان دونوں میں سے پہلے کس کا انتقال ہوا؟ فرمایا حضرت ہارونؑ کا۔ مگر دونوں کا انتقال وادئ تیہ (بنی اسرائیل کی سرگشتگی کے جنگل) میں ہوا ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد تھی؟ فرمایا نہیں۔ اولاد ہارون علیہ السلام کے تھی اور نسل اُنہی سے چلی۔ تفسیر برہان میں ہے۔ علی ابن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اہل مصر تو یہ گمان کرتے ہیں کہ اُن کا ملک بہت ہی مقدس ہے۔ فرمایا بھلا یہ کیونکر؟ مَیں نے عرض کی وہ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے وادی سے ستر ہزار آدمی تو بلاحساب سے ہی داخلِ جنّت ہوں گے فرمایا میری جان کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہے اور اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل

سے جب ناراض ہوا تب تو اُن کو مصر میں داخل کیا۔ اور جب اُن سے رضامند ہوگیا تو اُن کو مصر سے نکالکر اور ملک میں لے گیا اور اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس ملک سے یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں بھی نکالکر لیجاؤ تو اس وقت موسےٰ علیہ السلام نے اُس شخص کو ڈھونڈنا شروع کیا جو اُس قبر کی جگہ پہچانتا ہو تو ان کو ایک اندھی یا پا بیج بڑھیا بتلائی گئی کہ یہ قبر سے واقف ہے۔ موسےٰ علیہ السلام نے اُس سے درخواست کی کہ وہ قبر مجھے بتلاوے تو اُس نے انکار کیا کہ جب تک دو باتیں میرے لئے نہ کرو نہیں بتلاؤں گی۔ ایک تو اللہ سے دُعا کرو کہ میری بیماری کھودے اور دُوسرے مجھے جنت میں اُسی درجے میں پہنچادے جس میں خود آپ ہونگے پس حضرت موسےٰ علیہ السلام نے (اُس کے) اِس سوال کو عظیم سمجھا خدائے تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ اے موسےٰ تم کیوں تردد کرتے ہو جو کچھ بھی یہ مانگتی ہے وہ دو چنانچہ موسےٰ علیہ السلام نے دعا کردی اور اُس عورت نے یہ وعدہ کیا کہ جس وقت چاند نکلے گا اُس وقت بتلاؤں گی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے چاند کے نکلنے کو اُس وقت تک موقوف رکھا جس وقت تک کہ موسےٰ علیہ السلام اپنے وعدے کی جگہ نہ پہنچ گئے۔ اُس وقت اُس نے بتلایا۔ پس بڑھیا نے اُن (استخوانہائے حضرت یوسفؑ) کو رود نیل سے ایک چینی کے صندوق میں نکالا اور حضرت موسےٰ آسے اُٹھا کر لے گئے۔ یہ ذکر فرما کے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مصر کی مٹی کے برتن میں کھانا نہ کھاؤ۔ اور اس کی مٹی سے اپنے سر نہ دھوؤ کہ اُس سے ذلت پہنچے گی اور عزت جاتی رہے گی۔

ضمیمہ نوٹ نمبر۳ متعلق صفحہ ۱۷۷

سلیمان ابن خالد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی میں قربان ہو جاؤں۔ پھر یہ اولاد آدمؑ کی نسل کیونکر چلی؟ کیا حواؑ کے سوا کوئی اور عورت تھی یا آدمؑ کے سوا کوئی اور مرد تھا؟ فرمایا کہ اے سلیمانؑ! خدا تعالےٰ نے آدمؑ کو بطن حواؑ سے پہلے تو قابیل عطا فرمایا اور پھر ہابیل۔ جب قابیل جوان ہوگیا تو اس کیلئے خدا تعالےٰ نے ایک جنّیہ کو بھیجا اور آدمؑ کو وحی فرمائی کہ قابیل کی اس سے شادی کردو چنانچہ آدم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور قابیل کو اس کے ساتھ نیک سلوک کرنیکا حکم بھی دیا۔ پھر ہابیلؑ بالغ ہوگئے تو اُنکے لئے خدا تعالےٰ نے ایک حوریّہ کو بھیجا۔ اور آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ ہابیلؑ کی اس سے شادی کردو۔ آدم علیہ السلام نے اِس حکم کی تعمیل کی۔ اب ہابیلؑ جب قابیل کے ہاتھ سے قتل کئے گئے تو وہ حور حاملہ تھی۔ اُس سے بعد میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آدم علیہ السلام نے ہبتہ اللہ رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ وصیت اور اسم اعظم اس کے سپرد کردو۔ پھر حضرت حواؑ سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت آدمؑ نے شیثؑ رکھا جب شیثؑ بالغ ہوگئے تو خدا تعالےٰ نے ایک حوریّہ نازل فرمائی اور آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ شیثؑ کی شادی اس سے کردو۔ اسکی تعمیل ہوئی اور اس حوریّہ کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام آدم علیہ السلام نے حورۃ رکھا۔ اور جب یہ لڑکی بالغ ہوگئی تو آدم علیہ السلام نے ہبتہ اللہ سے اس کا عقد کیا پھر آدم علیہ السلام کی نسل ان دونوں سے چلی۔ پھر ہبتہ اللہ ابن ہابیلؑ کا بھی انتقال ہوگیا تو اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اب وصیت اور اسم اعظم اور علم نبوت جو میں نے تم پر ظاہر کیا ہے اور علم الاشیاء

جو میں نے تم کو تعلیم کیا ہے یہ سب شیثؑ کے حوالہ کردو۔ پس اے سلیمان اصل واقعہ یہ ہے۔
تفسیر برہان میں بروایت ابو حمزہ ثمالی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث منقول ہے جس کے آخر میں یہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ ختم ہوگیا اور ان کے دن پورے ہوگئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ اے آدم اب تمہاری نبوت ختم ہوئی اور تمہارے دن پورے ہوئے تو اب جو علم تمہارے پاس ہے وہ اور ایمان اور اسم اعظم اور میراث علم اور آثار علم نبوت اپنی اولاد میں باقی رہنے کے لئے اپنے بیٹے ہبۃ اللہ کے حوالے کردو کیونکہ میں قیامت تک ان چیزوں کو تمہاری نسل سے خارج نہ کرونگا اور زمین کو بھی ایسے عالم سے خالی نہ رکھوں گا جس کے ذریعے سے میرا دین مشہور ہو اور میری اطاعت پہچانی جائے اور جو تمہارے اور نوح علیہ السلام کے مابین لوگ پیدا ہوں۔ اُن سب کے لئے باعث نجات ہو اور آدم علیہ السلام نے نوحؑ کی بھی خوشخبری دی کہ اللہ ایک ایسے نبیؐ کو مبعوث کرنے والا ہے جس کا نام نوحؑ ہوگا۔ وہ خدا کی طرف بُلاتا ہوگا اور اُس کی قوم کے لوگ اُس کی تکذیب کریں گے تو اللہ اُن سب لوگوں کو طوفان سے ہلاک کردے گا۔ اور حضرت آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان دس پشت کا فصل ہے۔ یہ سب کے سب نبیؐ ہوئے ہیں اور آدمؑ نے ہبۃ اللہ کو یہ وصیت فرمائی کہ تم اپنی اولاد کو برابر وصیت کرتے جانا کہ تم میں سے جو شخص نوح علیہ السلام کو پائے اُس پر لازم ہے کہ اُس پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کرے اور اُن کی تصدیق کرے۔ تاکہ غرق ہونے سے محفوظ رہے۔ پھر آدم علیہ السلام اُس مرض میں بیمار ہوئے جس میں کہ انتقال فرمایا۔ تو ہبۃ اللہ کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ جبرئیلؑ سے اور اور فرشتوں سے ملاقات ہو جائے تو اُن سے میرا سلام کہدینا اور یہ کہنا کہ اے جبرئیلؑ میرے والد یہ چاہتے ہیں کہ جنت کے کچھ پھل اُن کے لئے بطور ہدیہ کے لاؤ۔ چنانچہ یہ ملے تو جبرئیلؑ امین نے کہا کہ اے ہبۃ اللہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا اور ہم اُن پر نماز ہی پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ اب آپ چلئے چنانچہ یہ پلٹ کر آئے تو دیکھا کہ واقعاً آدم علیہ السلام کا انتقال ہوگیا ہے پس جبرئیلؑ امین نے غسل دینے کی ترکیب بتلائی۔ چنانچہ اُن کو غسل دیا گیا۔ جب نماز کی نوبت آئی تو ہبۃ اللہ نے کہا کہ اے جبرئیلؑ اب تم آگے کھڑے ہو کر حضرت آدمؑ پر نماز پڑھو۔ پس جبرئیلؑ نے کہا۔ کہ ہم لوگوں کو تو خدائے تعالےٰ نے آپ کے باپ آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا جبکہ وہ جنت میں تھے۔ پس ہمارے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ ہم ان کے کسی بیٹے کے امام بن کر کھڑے ہو جائیں۔ پس ہبۃ اللہ آگے ہوئے اور جبرئیلؑ اور فرشتوں کے لشکر کے لشکر اُن کے پیچھے۔ پس ہبۃ اللہ نے اپنے والد آدم علیہ السلام پر سلام بھیجا اور اُن پر بتدریج تیس ۳۰ تکبیریں کہیں۔ پھر جبرئیلؑ امین نے اُن سے کہا کہ پچیس ۲۵ تکبیریں موقوف کردو۔ پس آج تک ہم میں سُنت پانچ تکبیریں رہیں اور اہل بدر پر جناب رسولِ خدا نے سات سات اور نو نو بھی پڑھیں۔ پھر جب ہبۃ اللہ آدم علیہ السلام کو دفن کر چکے تو قابیل اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے ہبۃ اللہ میں نے دیکھا کہ میرے والد آدمؑ نے تمہیں ایسے علم سے مخصوص کردیا ہے کہ ویسے علم سے مجھے مخصوص نہیں کیا اور وہ ایسا علم ہے کہ جس

کے ذریعے سے تمہارے بھائی ہابیلؑ نے دعا کی تو اُن کی قربانی قبول ہوگئی اور میں نے انہیں قتل کر دیا تاکہ اُن کی اولاد میری اولاد پر یہ کہکر فخر نہ جتایا کرے کہ ہم اُس کے بیٹے ہیں جس کی قربانی قبول ہوگئی تھی۔ اور تم اُس کے بیٹے ہو جس کی قربانی مسترد کر دی گئی تھی۔ اب اگر تم نے اُس علم کا اظہار کیا جس سے تمھیں تمہارے باپ نے مخصوص کر دیا ہے تو میں تمہیں بھی اسی طرح قتل کر دوں گا جس طرح میں نے تمہارے بھائی ہابیلؑ کو قتل کر دیا تھا۔ پس ہبۃ اللہ اور ان کی اولاد اس علم اور ایمان اور اسمِ اعظم اور میراثِ علم اور آثارِ علمِ نبوت کو جو ان کے پاس تھا چھپاتے ہی رہے تاآنکہ خدا تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کو مبعوث کیا اور اُس وقت ہبۃ اللہ کی وصیت اُن کی اولاد میں ظاہر ہوئی۔ جب اُنہوں نے وصیتِ آدم علیہ السلام پر گہری نظر ڈالی تو انہوں نے نوح علیہ السلام کو ایسا نبی پایا جس کے بارے میں اُن کے باپ آدم علیہ السلام بشارت دے گئے تھے۔ پس وہ نوح علیہ السلام پر ایمان لائے اور اُن کا اتباع کیا اور اُن کی تصدیق کی اور حضرت آدم علیہ السلام نے ہبۃ اللہ کو یہ وصیت کی تھی کہ ان کی یہ وصیت سال کے پہلے دن دیکھ لی جایا کرے اور وہ دن اُن کی عید کا ہوتا تھا۔ پس وہ اس دن نوح علیہ السلام کی بعثت کا اور اس زمانہ کا جس میں وہ ظاہر ہونگے آپس میں ذکر اور معاہدہ کر لیا کرتے تھے اور یہی حالت آیندہ ہر نبی کی وصیت کی رہی ہے تاآنکہ خدا تعالےٰ نے آخری نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

ہشام ابن حکم کہتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ ہبۃ اللہ کو وصیت کر دے تو اس کے ساتھ ہی اُن کو یہ حکم بھی تھا کہ ان وصایا کو چھپائیں پس سنت یہی جاری ہو گئی کہ ہر وصی اپنے ماقبل کے اسرار کو چھپاتا رہے۔

قولِ مترجم:۔ ہبۃ اللہ حضرت ہابیلؑ کے بیٹے کا نام ہے اور حضرت شیثؑ ابن آدم کا لقب ہے جو بعد وفاتِ فرزند ہابیلؑ ان کو عطا کیا گیا۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۷

دفن کرنے کے بعد قابیل اپنے والد ماجد کے پاس پلٹ کر آیا اور آنہوں نے ہابیلؑ کو اُس کے ساتھ نہ دیکھا تو اُس سے دریافت فرمایا کہ تو میرے بیٹے کو کہاں چھوڑ آیا اس پر قابیل نے کہا کہ آپ نے کوئی مجھے ان کا نگراں بنا کر تھوڑا ہی بھیجا تھا۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ قربانی کے مقام تک چل۔ قابیل کے فعل کا کھٹکا آدم علیہ السلام کے دل میں ہو چکا تھا۔ جب قربانی کے مقام پر پہنچے تو قابیل کا قتل کرنا ظاہر ہوا۔ آدم علیہ السلام نے اُس زمین پر لعنت کی جس نے ہابیلؑ کا خون قبول کر لیا تھا۔ اور آدم علیہ السلام کو حکم آیا کہ وہ قابیل پر بھی لعنت کریں اور آسمان کی طرف سے قابیل کو ندا دی گئی کہ جس طرح تو نے اپنے بھائی کو قتل کیا اسی طرح تجھ پر لعنت کی گئی۔ اور اُسی وقت سے حکم دیا گیا کہ زمین آیندہ خون نہ پیا کرے۔ پس آدم علیہ السلام وہاں سے چلے آئے اور چالیس۴۰ شب و روز ہابیلؑ کے لئے روتے رہے۔

قولِ مترجم۔ شاید کہ شہداء اور اموات کے لئے چہلم تک سوگ رکھنے کی سُنت یہاں سے پیدا ہوئی ہو۔ جب حضرتؑ کا رنج وغم زیادہ ہوا تو خدا تعالےٰ سے اس کی شکایت کی۔ اللہ تعالےٰ نے وحی فرمائی کہ میں تم کو ایک فرزند ایسا دینے والا ہوں جو ہابیلؑ کا قائم مقام ہوگا۔ چنانچہ حضرت حواؑ کے ہاں ایک پاک طینت ومبارک لڑکا پیدا ہوا اور جب ساتواں دن ہوا اللہ تعالےٰ نے وحی فرمائی کہ اے آدمؑ یہ بچہ ہماری طرف سے تم کو عطا کیا گیا ہے سو تم اس کا نام ہبۃ اللہ رکھنا۔

قولِ مترجم۔ شاید کہ مولود کے ساتویں دن نام رکھنے کا استحباب اُسی وقت سے ثابت ہوا ہو۔

تفسیرِ عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ قابیل ابنِ آدمؑ سورج میں اپنے بالوں کے بل لٹکا ہوا ہے اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا رہتا ہے۔ وہ کرۂ زمہریر سے گزرے تو اور کرۂ جحیم سے گزرے تو وہ قیامت تک اسی طرح پھرتا رہیگا۔ اور جب قیامت ہوگی تو خدا تعالےٰ اُس کو جہنم میں بھیجدیگا

احتجاج طبرسی میں ہے کہ طاؤس یمانی نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضور وہ دن کونسا تھا کہ جس دن ایک تہائی آدمی مرگئے تھے؟ فرمایا کہ اے بندۂ خدا تہائی آدمی تو کبھی نہیں مرے۔ شاید تیرا مطلب یہ ہے کہ چوتھائی آدمی کب مرگئے تھے؟ اس نے عرض کی یہ کیونکر؟ فرمایا کہ ایک وقت آدمؑ وحواؑ۔ اور قابیل وہابیلؑ چار رہتے تھے۔ پس ہابیلؑ کے شہید ہوجانے سے چوتھائی آدمی مرگئے تھے۔ طاؤس نے عرض کی کہ بجا ارشاد ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تجھے یہ بھی خبر ہے کہ قابیل کی کیا گت بنائی گئی۔ عرض کی۔ نہیں۔ فرمایا کہ وہ سورج میں لٹکا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک وہ سخت گرم پانی میں برابر بھگایا جاتا ہے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۱۷۰

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی آیت کی تفسیر میں ہے کہ جلنے سے بچایا ہو یا ڈوبنے سے کسی نے عرض کی۔ اور اگر کسی کو ضلالت سے نکال کر ہدایت تک پہنچا دیا ہو۔ فرمایا کہ آیت کی سب سے بڑی تاویل ہے۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں یہی مضمون جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔ اور یہ بھی آں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے کسی نفس کو ضلالت سے نکالکر ہدایت تک پہنچا دیا تو گویا اُس نے اس کو زندہ کردیا اور جس نفس کو ہدایت سے ہٹا کر ضلالت تک پہنچا دیا تو اس کو یقیناً قتل کردیا من لا یحضرہ الفقیہ میں انہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے کسی آدمی کو ایسی جگہ پانی پلایا کہ جہاں پانی ملتا ہو تو اس کو اتنا ثواب ملیگا گویا ایک غلام آزاد کیا اور جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو تو اس کو ایسا ثواب ملیگا گویا اُس نے ایک نفس کو زندہ کردیا اور اُس کا ثواب خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس نے ایک نفس کو زندہ کردیا گویا اُس نے کل آدمیوں کو زندہ کردیا۔

تفسیر برہان میں ہے کہ محمد ابن مسلم کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا تعالےٰ کے اس قول مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (دیکھو

صفحہ ۱۷۸ سطر ۳) کا مطلب دریافت کیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک خاص ٹھکانا ایسا ہے کہ اگر کوئی شخص کل آدمیوں کو قتل کر دے گا تب بھی وہیں جائیگا۔ اور ایک دو کو قتل کرے گا جب بھی وہیں۔ حمران کہتے ہیں کہ میں نے خدا کے اسی قول کا مطلب جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کی کہ جس شخص نے ایک ہی آدمی کو قتل کیا ہے وہ سب آدمیوں کے قاتل کے مانند کیسے ہو گیا؟ فرمایا بات یہ ہے کہ وہ جہنم کے ایسے مقام پر رکھا جائیگا جہاں اہلِ دنیا کے عذاب کی انتہائی تکلیف اُس کو پہنچے گی اور اگر کل آدمیوں کو قتل کرتا تب بھی جاتا اُسی جگہ۔ میں نے عرض کی کہ پھر ایک کے اور دو کے قاتل میں فرق کیا رہا؟ فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ مقام ایک ہی ہو اور دو کے قاتل کے لئے شدتِ عذاب دوچند ہو جائے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۵ متعلق صفحہ ۱۷۸

جناب امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ جلاوطن کیسے کیا جاتا ہے اور جلاوطنی کی حد کیا ہے؟ فرمایا جس شہر میں اُس نے ایسا فعل کیا ہو جس سے اُس کا اخراج لازم آئے تو وہاں سے اُسے نکالکر دوسرے شہر کو بھیجدیا جائے اور اُس شہر والوں کو یہ لکھا جائے کہ یہ شخص جلاوطن کیا گیا ہے۔ پس نہ تم اس شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور نہ اس سے لین دین کرنا اور نہ اس کے ساتھ بیاہ شادی کرنا اور نہ اس کے ساتھ کھانا پینا۔ سال بھر ایسا ہی کیا جائیگا تا آنکہ سال پورا ہو جائے۔ اور ایک اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ممکن ہے وہ اس ذلت سے پریشان ہو کر جلد توبہ کرے یعنی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے۔ کسی نے عرض کی۔ کہ اگر وہ مشرکوں کی زمین کی طرف چلا جائے۔ فرمایا تو وہاں کے رہنے والوں سے قتال کیا جائے گا۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ قتل اُس صورت میں کئے جائیں گے جبکہ وہ اس شخص کو اپنے میں بلا لینا چاہیں اور مسلمانوں کے طلب کرنے پر اس کو نہ دیں۔ اور اگر وہ حوالے کر دیں تو اُسی جگہ اس کی گردن ماردی جائیگی۔ جناب امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آں حضرت علیہ السلام سے ایک گروہ کے بارے میں دریافت کیا تھا جو ڈاکو بنے ہوئے تھے۔ فرمایا اگر انہوں نے فقط راستہ کو پُر خطر بنا دیا ہے اور کسی کو قتل نہیں کیا نہ کوئی مال لیا ہے تو ان کو پکڑ کر قید کردو۔ کہ ان کے لئے جلاوطنی کے معنی اس طرح پورے ہو جائینگے۔ اور کافی کی ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ جو شخص محاربہ کرنے والا ہو اُس کی جلاوطنی یہ ہے کہ اُس کو سمندر میں پھینکدیا جائے۔ تاکہ اُس نے جو قتل کئے ہوں یا جو صلیب پر چڑھائے ہوں ان سب کا بدلہ ہو جائے۔

اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کو ہتھیار باندھکر پھرے۔ وہ محارب ہے مگر وہ شخص اس حکم سے مستثنےٰ ہے جس کی نسبت کسی کو شبہ نہ ہو۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۱۷۹

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔

کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے چور کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ اول دفعہ چرائیگا تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور جو دوسری دفعہ چرائیگا تو اُس کا بایاں پاؤں کاٹا جائیگا۔ پھر تیسری دفعہ چُرائیگا تو اُسے قید کیا جائے گا۔ اور داہنا پاؤں باقی رکھا جائے گا تاکہ اُس سے پاخانہ پیشاب کو جاسکے۔ اور بایاں ہاتھ باقی رکھا جائے گا کہ اُس سے کھانا کھاسکے اور استنجا کرسکے اور فرمایا کہ میں خدا تعالےٰ سے حیا کرتا ہوں کہ کسی شخص کو اس حالت میں باقی رکھوں کہ وہ کسی چیز سے منتفع نہ ہوسکے۔ البتہ اُسے قید رکھوں گا۔ کہ وہ قید ہی کی حالت میں مرجائے۔ پھر فرمایا کہ جناب رسولِ خدا نے چور کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹنے کے بعد پھر اور کچھ نہیں کاٹا۔ تفسیر عیاشی میں بھی قریب قریب یہی مضمون ہے اور اسی مضمون کی اور حدیثیں بھی بہت ہیں اور یہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (دیکھو صفحہ ۱۷۹ سطر آخر و صفحہ ۱۸۰ سطر ۱) اس کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص چوری کرنے کے بعد چوری سے توبہ کرلے اور مالکِ مال کو اس کا مال واپس کردے تو اگر اس کی توبہ اس سے پہلے ہو کہ وہ امام کے ہاتھ میں پڑ جائے تو اُس کی توبہ بھی قبول ہوجائیگی۔ اور ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔ اور عذاب آخرت سے بھی محفوظ رہیگا اور اگر امام کے ہاتھ میں آجانے کے بعد توبہ کرے تو گو مالکِ مال معاف بھی کردے تب بھی ہاتھ کاٹنے کی حد ساقط نہیں ہوگی۔ کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کی نسبت دریافت کیا گیا جس نے چوری کی یا شراب پی یا زنا کیا اور کسی کو اُس کے اس جرم کی خبر نہیں ہوئی اور نہ وہ پکڑا گیا اور آخر میں اُس نے توبہ کرلی اور نیکی اختیار کرلی۔ فرمایا جب وہ نیکی اختیار کرچکا اور اس کی خوبی مشہور ہوچکی اب اگر پچھلا واقعہ معلوم بھی ہوجائے تو اُس پر حد جاری نہیں ہوسکتی۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی چور کو پکڑلے پھر اُسے معاف کردے تو یہ اُسے اختیار ہے لیکن جب معاملہ امامؑ کے حضور میں لایا جائے گا۔ تو امام چور کا ہاتھ کٹوا دیگا گو صاحب مال یہ کہتا رہے کہ میں اُسے معاف کرتا ہوں مگر امامؑ کے حضور میں معاملہ پہنچنے کے بعد امام ہاتھ کٹوائے بغیر نہ مانے گا۔ اس لئے کہ معافی امامؑ کی حضور میں پہنچانے سے پہلے دی جاسکتی ہے اور امام کی تو یہ شان ہے کہ خدائے تعالےٰ ائمہؑ کے بارے میں فرماتا ہے وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ پس جب حد امام تک پہنچ گئی تو پھر کسی دوسرے کی یہ منزلت نہیں ہے کہ اُسے چھوڑ دے۔ انہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ ایک شخص کی نسبت دریافت کیا گیا تھا کہ اُس نے چور کو پکڑا ہے۔ اب وہ اُسے حضور میں حاضر کرے یا چھوڑ دے؟ فرمایا انظرو یہ واقعہ سن لو) کہ صفوان بن امیہ مسجد الحرام میں لیٹا تھا پھر وہ اپنی چادر رکھ کر پیشاب کرنے چلا گیا پلٹ کر آیا تو دیکھتا ہے کہ چادر چوری گئی۔ اب یہ پوچھتا پھرا کہ میری چادر کس نے لے لی یہانتک کہ لینے والے کو پکڑ پایا اور اُسے جناب رسولِ خدا کی خدمت میں لے آیا۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ چور کا ہاتھ کاٹو اب صفوان نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میری چادر کے سبب اس کا ہاتھ کٹواتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ صفوان نے کہا

یارسول اللہ میں یہ چادر بھی اسے بخشے دیتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس معاملہ لانے سے پہلے کیوں نہ بخشدی؛ یہاں تک واقعہ سُنکر کوئی شخص بولا کہ آیا امامؑ کی بھی وہی منزلت ہے جو جناب رسولِ خدا کی تھی؛ فرمایا ہاں وہی منزلت ہے جب ایسا معاملہ امام کے سامنے لایا جائے۔

ضمیمہ نوٹ نمبرا متعلق صفحہ ۱۸۰

بنو نضیر و بنو قریظہ اولاد ہارون علیہ السلام سے یہودیوں کے دو قبیلے تھے جو مدینۂ منورہ میں رہتے تھے۔ بنو قریظہ کوئی سات سَو آدمی تھے اور بنو نضیر کوئی ہزار۔ اور بنو نضیر بہ نسبت بنو قریظہ کے زیادہ مالدار اور خوشحال تھے اور عبداللہ ابن اُبی مشہور منافق کے ہم سوگند بھی تھے اور اگر اتفاقاً ان دونوں قبیلوں کے جھگڑے میں کوئی قتل ہو جاتا اور وہ مقتول بنو نضیر میں سے ہوتا تو بنو نضیر بنو قریظہ سے کہتے کہ ہم تو اس پر راضی نہیں ہونگے کہ ہمارے مقتول کے بدلے تم میں سے بھی ایک مقتول ہو جائے اس پر طرفین میں مدت تک جھگڑا اور گفتگو رہی یہانتک کہ قریب تھا کہ قتل واقع ہو۔ آخر بنو قریظہ اس پر راضی ہوئے اور اُن کے مابین ایک نوشتہ لکھا گیا کہ بنو نضیر میں کا جو شخص بھی بنو قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کردے تو وہ اونٹ پر اُلٹا بٹھایا جائے یعنی دُم کی طرف مُنہ کرکے اور اُس کے مُنہ پر کیچڑ مل دی جائے اور اس تشہیر کے بعد آدھا خونبہا وہ ادا کردے اور جو شخص بنو قریظہ میں سے بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کردے تو وہ پورا خون بہا بھی دے اور قتل بھی کیا جائے۔ جب جناب رسولِ خدا ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ آگئے اور اوس وخزرج انصار کے دونوں قبیلے داخل اسلام ہوگئے تو یہودی بہت کمزور ہوگئے۔ اُس وقت بنو قریظہ میں سے بنو نضیر کے ایک آدمی کو قتل کردیا۔ تب بنو نضیر نے اُن کو کہلا بھیجا کہ مقتول کی دیت بھی ہمیں بھیجو اور قاتل کو بھی بھیجو کہ ہم اُسے قتل کریں۔ بنو قریظہ نے کہلا بھیجا کہ یہ توریت کا فیصلہ نہیں ہے۔ یہ وہ بات ہے جو تم نے ہم سے زبردستی منوالی تھی۔ اب یا تو دیت ہی لیلو یا قاتل ہی کو لیلو۔ ورنہ یہ محمدؐ موجود ہیں۔ یہ ہمارے تمہارے مابین فیصلہ کرینگے۔ چلو ان کو حکم بنائیں۔ پس بنو نضیر اپنے ہم سوگند عبداللہ ابن اُبی کے پاس پہنچے اور اُس سے یہ کہا کہ تم محمدؐ سے یہ کہو کہ اس معاملۂ قتل میں جو ہمارے اور بنو قریظہ کے درمیان ہے ہماری شرط نہ توڑیں عبداللہ ابن اُبی نے کہا کہ تم کسی شخص کو بھیجو جو میرا بھی کلام سُنے اور محمد مصطفےٰ کا بھی کلام سُنے۔ اگر وہ تمہاری مرضی کے موافق فیصلہ کردیں تو ماننا ورنہ اُس فیصلے کو نہ ماننا۔ چنانچہ اُن لوگوں نے ایک شخص اُس کے ساتھ کردیا۔ اب یہ منافق جناب رسولِ خدا کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! یہ بنو قریظہ اور بنو نضیر حاضر ہیں اور بتراضیٔ طرفین آپس میں ایک عہدنامہ لکھ چکے ہیں اور اب آپ کے یہاں تشریف لے آنے سے ایک فریق اُس کے توڑنے کے درپے ہے مگر معاملہ کو آپ کے فیصلے پر چھوڑنے کو راضی ہیں تو مجھ کم بخت کی رائے یہ ہے کہ آپ اِن کا عہدنامہ اور ان کی شرائط نہ ٹوٹنے دیں کیونکہ بنو نضیر بڑی قوت والے بھی ہیں اور ہتھیار زیادہ رکھنے والے بھی اور مویشی والے بھی اور ہم کو اپنی جگہ زمانے کی گردش کا اندیشہ ہے

جنابِ رسولِ خدا یہ سُنکر مغموم ہوئے اور اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ پس تھوڑی دیر میں جبرئیلؑ امین یہ آیتیں لے کر نازل ہوئے یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ اس سے مراد عبداللہ ابن اُبی اور سب بنو نضیر ہیں یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْہُ فَاحْذَرُوْا یہ کہنے والا ابنِ اُبی ہے اور جس سے کہا ہے وہ بنو نضیر اور قول اُس کا یہ ہے کہ اگر فیصلہ تمہاری مرضی کے موافق کردیں تب تو قبول کرنا ورنہ نہیں۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۳ متعلق صفحہ ۱۸۵

قولِ مترجم۔ وہ رات جس کی صبح کو رایتِ جنابِ رسولِ خدا علیؑ مرتضےٰ کو ملا لشکرِ جنابِ رسولؐ خدا میں بڑی بےچینی سے گزری۔ ہر شخص اس آرزو میں تھا کہ علمِ رسولؐ مجھے ملے۔ یہ حوصلہ کرنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ علیؑ مرتضےٰ بوجہ آشوبِ چشم مدینۂ منورہ ہی میں چھوڑے گئے تھے اور اہلِ کتاب کے مقابلہ میں فتح یا ناکامی بیّن بزرگی تھی کہ جتنی بھی اُسکی آرزو کیجائے تھوڑی ہے۔ طلوعِ فجر سے پہلے پہلے جنابِ رسولِ خدا کے خیمے کے سامنے اچھا خاصا ہجوم ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس صبح کی نماز حضرتؐ نے خیمہ کے اندر ہی ادا فرمائی اور بعدِ نماز علم اپنے دستِ مبارک سے باندھا۔ طلوعِ آفتاب کے ساتھ علم دستِ مبارک میں لئے ہوئے خیمے سے برآمد ہوئے۔ اصحاب کے مجمع پر ایک عام نظر ڈالی۔ بہت سوں کے دل اُس وقت دھڑک رہے تھے اور بہت یہ کوشش کر رہے تھے کہ اپنی طرف جنابِ رسولؐ خدا کو متوجہ کریں۔ مگر اُن کی تمام اُمیدوں پر پانی پڑ گیا۔ جس وقت جنابِ رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا۔ اَیْنَ اَخِیْ اَیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ؟ نبیؐ اور وصیؑ کے مابین کیا سلسلہ ہے؟ وہ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ نبیؐ بعدِ نماز علم درست کر رہے ہوں اور وصیؑ بعدِ نماز دُلدُل کسے جانیکا حکم دیں۔ اِدھر نبیؐ خیمے سے برآمد ہوں اُدھر وصیؑ مسجد سے نکلیں۔ اِدھر علم ہاتھ میں لیا جائے اُدھر قدم رکاب میں دیا جائے۔ اِدھر آواز دی جائے اَیْنَ اَخِیْ اَیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ؟ اُدھر معجزہ سے طی الارض کرکے جواب عرض کیا جائے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! پھر کیا تھا منہ کھلے کے کھلے رہ گئے اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی ایک شخص نے آگے بڑھ کر عرض کی تو یہ کی کہ یا رسول اللہ! اُن کی تو آنکھیں دُکھ رہی ہیں۔ حضرتؐ نے فوراً لعابِ دہن مبارک لگا دیا اور یہ الفاظ فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِہِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ پھر رایت عنایت فرماکے یہ ارشاد ہُوا کہ یا علیؑ اس قلعہ کو فتح کئے بغیر ادھر رُخ نہ کرنا۔ تعمیلِ حکم اسے کہتے ہیں کہ رایت لینے کے بعد اور قلعہ کی طرف چند قدم بڑھنے کے بعد یہ دریافت کرنا تھا کہ سلسلۂ حرب کہاں تک جاری رکھا جائے مگر رُخ آنحضرتؐ کی طرف کرکے یہ بات نہیں پوچھی۔ بلکہ رُخ قلعہ ہی کی طرف رہا اور آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا۔ جواب میں حکم ہُوا کہ جبتک وہ سب قائل شہادتین نہ ہو جائیں۔ جس پر آگے بڑھے۔ تن تنہا بیدھڑک حارث و مرحب وغیرہما کو قتل کیا۔ بائیں ہاتھ سے اُس مشہور قلعہ کے زبردست دروازہ کو جو در کا بھی کام دیتا تھا اور پُل کا بھی۔ اُکھیڑ ڈالا۔ تمام اہلِ قلعہ کو داخلِ دائرۂ اسلام کیا۔

مرحب کی بہن کو جو آیندہ زوجۂ رسولؐ ہونے والی تھیں عزت و احترام سے خدمتِ رسولِ خدا میں بھجوا دیا اور حکمِ جنابِ رسولِ خدا کی اس طرح تعمیل کی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ نہ فقط اہلِ قلعہ سے کہلوا دیا بلکہ آج تک صولتِ حیدری کے خوف سے پانچوں وقت مسلمان ہر جگہ پکارتے ہیں۔ فتح کے بعد جب ادھر رُخ کیا ہے تو جنابِ رسولِ خدا نے ایک حدِ خاص تک استقبال کیا۔ چھاتی سے لگایا۔ گرد چہرے کی اپنے دامن سے صاف کی۔ دونوں آنکھوں کے مابین پیشانی کے بوسے لئے اور یہ ارشاد فرمایا کہ "یا علی! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میری اُمّت کے لوگ تمہارے حق میں وہ کچھ کہنے لگیں گے جو نصاریٰ عیسٰےؑ ابنِ مریمؑ کے بارے میں کہنے لگے۔ تو میں آج تمہاری کچھ فضیلتیں بیان کرتا جن کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جس طرف سے تم گزرتے لوگ تمہارے قدم کے نیچے کی خاک اٹھا کر اپنی آنکھوں میں بطور سُرمہ لگاتے اور اپنے بیماروں کا اُس سے معالجہ کیا کرتے۔

اب اس آیت کے نکات کی طرف نظر ڈالئے تو یہ وصف کہ اہلِ ایمان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آنا اور کافروں کے حق میں سخت اور شدید ہونا۔ خدا کی راہ میں بیدھڑک جہاد کرنا۔ کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرنا ایسے ہیں کہ سوائے علیؑ مرتضٰے کے کسی دوسرے سے ظاہر ہی نہیں ہوئے کل مقامات مشورہ میں دین کی نصرت کرنا۔ ملّت و شریعت کو مضبوط بنانا۔ مومنوں کے ساتھ رافت و رحمت سے پیش آنا۔ اہلِ شرک و کفر کے اوپر سکّہ بٹھانا۔ اور ان کو واجب و مناسب سزائیں دینا ایسے کھلے واقعات ہیں کہ علیؑ مرتضٰے کے اور استحقاق مٹا بھی دئے جائیں تو بھی ان باتوں کی طرف سے آنکھ بند نہیں کی جا سکتی۔ المختصر ان باتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت کا نزول خصوصیت کے ساتھ انہی حضرت کے حق میں ہے۔ خدا تعالٰے کا ارشاد يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ رسول اللہ کا ارشاد فرمانا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ خدا تعالٰے کا فرمانا اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور جنابِ رسولِ خدا کا فرمانا كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ خدا تعالٰے کا فرمانا يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جنابِ رسولِ خدا کا فرمانا۔ لَنْ يَّرْجِعَ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ سوائے علیؑ مرتضٰے کے اس وقت تک کسی دوسرے پر راست نہیں آیا۔

خود جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے جنگ بصرہ کے دن فرمایا کہ واللہ اس آیت کے ابتدائی حصّے کے اہل سے اب تک قتال نہیں کیا گیا تھا اور پھر پوری آیت تلاوت فرمائی۔

قولِ مترجم۔ یعنے اصحابِ منافقین کی ایک نئی فضیلت ثابت ہوئی یعنی مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور علیؑ مرتضٰے کی وہی تمام فضیلتیں جو روز خیبر ثابت ہوئی تھیں روزِ بصرہ بھی ثبوت کو پہنچیں۔

تفسیر قمی میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ جنابِ رسولِ خدا کے اُن اصحاب سے خطاب ہے جنہوں نے آلِ محمدؐ کا حق غصب کر لیا اور دینِ خدا سے پھر گئے۔ جنابِ رسولِ خدا سے منقول

ہے کہ قیامت کے دن میرے اصحاب کا ایک گروہ میرے پاس آئیگا مگر تھوڑی دیر میں وہ میرے حوض پر سے ہٹادئے جائینگے میں عرض کرونگا کہ خداوندا یہ میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا کہ تم کو علم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا فتنے برپا کئے۔ کیا کیا بدعتیں کیں یہ سب کے سب مرتد ہوگئے تھے۔ اور دینِ خدا سے پچھلے پاؤں پلٹ گئے تھے۔ تفسیر قمی میں یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیت اس اُمت کے مہدی اور اُن کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور حصہ اول میں اُن لوگوں سے خطاب ہے جنہوں نے آلِ محمد پر ظلم کیا اور اُن کو قتل کیا اور اُن کا حق غصب کر لیا۔ تفسیر مجمع البیان میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ قولِ خدا فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ قوم وقتِ نزولِ آیت موجود نہو اور آیت اُن کے حق میں پوری اُترے جو قیامت تک اس صفت سے متصف ہوتے آئیں۔ صاحبِ تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ اِن دونوں روایتوں میں کوئی منافات و اختلاف نہیں ہے اس لئے کہ آیات میں خاص بھی ہیں اور عام بھی۔ خاص نزول علیؑ کی شان میں اور عام مہدی علیہ السلام کی شان میں ہوسکتا ہے۔

قول مترجم۔ خاص اور عام، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ وغیرہ سے کیا مراد ہے؟ یہ سب ذکر دیباچہ میں ملاحظہ کیجئے گا۔ انشاء اللہ۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۱۸۵

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیۂ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ کی تفسیر میں وارد ہے کہ وَلِيُّكُمْ کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمہارے معاملات میں تمہاری جانوں پر اور تمہارے مالوں پر سب سے زیادہ استحقاق رکھنے والا اللہ ہے اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی علی علیہ السلام اور اُن کی اولاد میں قیامت تک جتنے امام ہونگے وہ سب۔ پھر چونکہ لفظ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بہت عام تھا اس لئے خاص صفت یہ بیان کی وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نماز ظہر پڑھ رہے تھے۔ دو رکعتیں پڑھ چکے تھے۔ حالتِ رکوع میں تھے۔ ایک حلّہ پہنے ہوئے تھے جس کی قیمت ہزار دینار تھی۔ جنابِ رسولِ خدا نے وہ آپ کو عطا فرمایا تھا۔ اور آنحضرتؐ کی خدمت میں نجاشی بادشاہ حبشہ نے بطورِ تحفہ بھیجا تھا۔ پس سائل آیا اور یہ الفاظ عرض کئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَاَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلٰى مِسْكِيْنٍ (ترجمہ۔ اے ولیِ خدا اور اے مومنوں سے زیادہ اُن کی جانوں پر اختیار رکھنے والے آپ پر سلام ہو مسکین کو کچھ صدقہ دیجئے) حضرتؑ نے وہ حلّہ جسمِ اطہر پر سے گرا دیا۔ اور انگلی سے اشارہ کردیا۔ مطلب یہ تھا کہ اسے لیجا! اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی اور جو کچھ عطا فرمایا۔ اُس میں اُنکی اولاد کو بھی شریک کردیا۔ پس جو حضرتؑ کی اولاد میں سے درجۂ امامت کو پہنچیگا وہ اس نعمت میں مثل اُن حضرتؑ کے ہوجائیگا اور وہ بھی حالتِ رکوع میں تصدق ضرور کریگا اور وہ سائل جس نے جنابِ امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا تھا فرشتوں میں سے تھا۔ اور جو کچھ اُن ائمہ سے جو حضرت ہی کی اولاد میں ایسے

موقع پر سوال کرینگے وہ بھی فرشتوں میں سے ہوں گے۔

انہی حضرت سے بروایت اپنے پدر بزرگوار اور جد بزرگوار کے قول خدا یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ (دیکھو صفحہ ۴۲۳ سطر ۲۰) کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب آیہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الخ نازل ہوئی تو اصحاب رسول اللہ کا ایک گروہ مسجد مدینہ میں جمع ہوا ان میں سے بعض نے تو یہ کہا کہ اگر ہم اس آیت کے منکر ہونگے تو گویا ہم سارے ہی قرآن کے منکر ہوئے اور اگر ہم ایمان لائے تو یہ آیت بتاتی ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کیا جائے گا۔ وہ بولے کہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ جو کچھ کہتا ہے اپنے اقوال میں سچا ہے لیکن ہم تو خود اسی سے تولا رکھیں گے مگر اس حکم کو نہ مانیں گے۔ علی کی اطاعت ہرگز نہ کریں گے۔ امام فرماتے ہیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا یہاں نعمت اللہ سے مراد ہے ولایت علی مرتضٰے اور آخر میں یہ فرمایا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ اس میں کفران نعمت خدا یعنی انکار ولایت مراد ہے۔

انہی حضرتؑ سے سوال کیا گیا تھا کہ آیا اوصیاء جناب رسول خدا کی اطاعت واجب ہے؟ فرمایا ضرور وہی تو وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (دیکھو صفحہ ۱۳۶ سطر ۹) اور وہی تو ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا: "اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الخ۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے۔ جب خدا تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ (دیکھو صفحہ ۶۹۹ سطر ۱۱) جس سے مراد تھی ولایت تو منافق بولے کہ جتنی چیزیں ہم پر آپ کا پروردگار واجب کر چکا ہے ان کے علاوہ کوئی اور چیز بھی باقی رہ گئی ہے جسے وہ واجب کریگا۔ اگر ایسا ہے تو اسے بھی بیان کر دیجئے کہ ہمارے دل تسکین پائیں اور ہم سمجھ لیں کہ اب اور کوئی بات باقی نہیں رہی اس وقت خدا تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الخ اور امت کے مابین اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس دن ان میں سے کسی نے سوائے ایک شخص کے ایسی حالت میں کہ وہ رکوع کر رہا ہو زکوٰۃ نہیں دی اور اگر اس کا نام کتاب میں مذکور کر دیا جاتا تو جو کچھ کہ اس کتاب میں سے گرایا گیا ہے اس کے ساتھ اسے بھی گرا دیا جاتا۔ اور بروایت جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک حدیث میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جب خدا تعالٰے نے یہ آیہ نازل فرمایا يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الخ (دیکھو صفحہ ۱۸۰ سطر ۶) تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس آیت کے نازل ہونے کا سبب تم لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جبرئیل امین میرے پاس تین مرتبہ آئے اور مجھے میرے پروردگار کی طرف سے جو خود سلام ہے سلام پہنچایا اور یہ حکم دیا کہ میں اس مقام پر کھڑے ہو کر ہر گورے اور کالے کو یہ حکم دیدوں کہ علی ابن ابیطالب میرا بھائی، میرا وصی، میرا خلیفہ اور میرے بعد امام ہے اور

وہ اللہ اور رسول اللہ کے بعد تمہارا ولی ہے اور اسی بارے میں پروردگارِ عالم اپنی کتاب میں مجھ پر ایک آیت نازل فرما چکا ہے اور وہ یہ ہے "اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الخ" اور علی ابن ابیطالب ہی وہ شخص ہے جس نے نماز پڑھی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی اور ہر حال میں رضائے خدا کو مدِ نظر رکھا۔ الخصال میں منقول ہے کہ منجملہ اُن حجتوں کے جو جناب امیر المومنینؑ نے ابوبکر پر قائم کیں ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس آیت میں انگوٹھی کی تصدیق کرنے کا ذکر ہے اُس میں خدا اور رسولؐ کی ولایت کے ساتھ منجانب اللہ میری ولایت واجب کی گئی ہے یا تیری؟ ابوبکر نے کہا نہیں حضور آپ ہی کی واجب کی گئی ہے۔ نیز اُسی کتاب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مناقب اور اُن کی تعریف میں یہ بھی ہے کہ فضیلت نمبر ۵۸ یہ ہے کہ میں مسجدِ رسولؐ میں نماز پڑھ رہا تھا اور رکوع کی حالت میں تھا کہ ایک سائل آیا اور میں نے اپنی اُنگلی میں سے اپنی انگوٹھی اُس کو دے دی اسی پر خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الخ

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس حالت میں جناب رسولِ خدا تشریف فرما تھے اور یہودیوں کا بھی ایک جرگہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر تھا جن میں عبد اللہ بن سلام بھی تھا آنحضرتؐ پر یہ آیت نازل ہوئی تو حضرتؐ وہاں سے نکلکر مسجد کی طرف آئے اور ایک سائل کو سامنے آتے دیکھا۔ اُس سے اُسی وقت دریافت فرمایا کہ کسی نے کوئی چیز تم کو دی ہے؟ اُس نے عرض کی جی ہاں اُس نماز پڑھنے والے نے دی ہے پس آنحضرتؐ اور آگے آئے اور دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے والا جناب امیر المومنینؑ ہیں۔

قول صاحب تفسیر صافی۔ عامہ اور خاصہ کی روایتوں سے اس بارے میں کہ یہ آیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے روایتیں اور حدیثیں بہت ہی کثرت سے منقول ہیں۔ تفسیر مجمع البیان میں جمہور مفسرین سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر المومنین کی شان میں اُس وقت نازل ہوئی ہے۔ جبکہ آپ نے رکوع میں اپنی انگوٹھی تصدق فرما دی اور پھر ابن عباس سے اُس کا قصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ مگر ظاہرا کافی کی روایت میں اور مجمع البیان کی روایت میں یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ وہاں تصدق کرنے میں حلہ کا ذکر ہے اور یہاں انگوٹھی کا اور خاصہ اور عامہ کی روایتوں میں زیادہ انگوٹھی ہی کا ذکر ہے تو ان دونوں روایتوں سے رفع اختلاف کی ظاہر صورت یہ ہے کہ علیؑ مرتضےٰ صدقہ دینے کے بہت ہی عادی تھے تو ممکن ہے کہ ایک وقت رکوع میں حلہ تصدق فرمایا ہو اور دوسری دفعہ انگوٹھی۔ اور آیت اس دوسرے تصدق کے بعد آئی ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے قول میں جو لفظ یُؤْتُوْنَ آیا ہے یہ بتاتا ہے کہ صدقہ ایک ہی دفعہ نہیں دیا بلکہ دیتے ہی رہتے ہیں اور چونکہ مضارع میں زمانہ مستقبل بھی شامل ہوتا ہے اس سے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ دیتے بھی رہینگے یعنی ان کی اولاد میں جو اس مرتبہ پر فائز ہونگے وہ بھی اسی طرح تصدق کیا کرینگے۔

قول مترجم۔ جہاں آپ حضرات یہ اخبار مسرت سُن چکے وہاں یہ حسرتناک منظر بھی دیکھ لیجئے تفسیر صافی

ہیں ہے۔ روایت میں خود عمر ابن الخطاب سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ واللہ میں نے چالیس۴۰ انگوٹھیاں حالتِ رکوع میں تصدق کیں کہ میرے بارے میں بھی ویسا ہی کچھ نازل ہو جائے جیسا کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ مگر کچھ بھی نہ آیا۔

قول مترجم۔ آیہ تو ضرور آیا مگر آپ کو سناتے ہوئے حجاب آیا لہذا ہم سنائے دیتے ہیں کہ لوگ ناواقف نہ رہیں۔ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ (دیکھو صفحہ ۹۲۳ سطر ۲) جس کا یہ مطلب ہے کہ نہ قولِ رسولِ خدا کی تصدیق کی نہ حکمِ خدا مانا نہ علیؑ مرتضٰے کی ولایت تسلیم کی بلکہ مخالفت کر کے اپنے لئے ولایت چاہی تو ایسی نماز نماز ہی کیوں ہوتی۔ بلکہ صریح تکذیب ہے اور احکام سے روگردانی۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان دونوں آیتوں میں جو الفاظ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آئے ہیں ان سے مراد عام مؤمنین نہیں ہیں بلکہ وہ حجج اللہ اور اوصیاء مراد ہیں جن کو یکے بعد دیگرے اپنی مخلوق پر اپنا امین مقرر فرماتا رہا ہے۔

التوحید میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن جناب رسولِ خدا اپنے پروردگار پر تکیہ اور بھروسہ کئے ہوئے آئیں گے اور ہم اپنے نبیؐ پر بھروسہ کیے ہوئے آئینگے اور ہمارے شیعہ ہم پر بھروسہ کئے ہوئے آئیں گے۔ اور ہمارے شیعہ حزب اللہ ہیں اور حزب اللہ کی صفت خود خدا نے بیان فرمائی۔ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۙ

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۱۸۸

کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ایک فریضہ کے بعد دوسرا فریضہ برابر نازل ہوتا رہتا تھا اور ولایت و امامت سب سے آخری فریضہ ہے۔ اس کے نازل ہو چکنے کے بعد خدا تعالٰے نے یہ آیت نازل کی "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ" (دیکھو صفحہ ۱۶۹ سطر ۹) گویا خدا تعالٰے یہ فرماتا ہے کہ اب میں کوئی اور واجب نازل نہ کروں گا۔ تمہارے لئے تمام واجبات کو پورا کر چکا۔

احتجاج طبرسی میں انہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا مدینۂ منورہ سے حج کرنے چلے۔ اس حالت میں کہ اپنی قوم کو سوائے حج اور ولایت کے اور کل احکام پہنچا چکے تھے۔ جبرئیل امین آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے تھے اور یہ پیغام لائے تھے کہ یا رسول اللہ! خدائے تعالٰے آپ کو سلام پہنچاتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے انبیاء سے کسی نبی کو اور اپنے رسولوں میں سے کسی رسول کو اس وقت تک نہیں اٹھایا جب تک کہ اپنے دین کو کامل نہیں کر دیا اور اپنی حجت کے بارے میں تاکید نہ کر دی اب آپ پر دو۲ واجب باقی ہیں جن کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی قوم کو پہنچا دیں۔ ایک فریضۂ حج اور دوسرے فریضۂ ولایت و خلافت۔ اس لئے کہ میں نے اپنی زمین کو کبھی حجتِ خدا سے خالی نہیں رکھا اور نہ کبھی خالی رکھونگا۔ پس یا رسول اللہ! خدا کا حکم ہے کہ آپ اپنی قوم کو حج کے احکام پہنچائیں خود آپ حج فرمائیں اور جس شخص کو خانۂ خدا تک پہنچنے کا

مقدور ہو وہ بھی حج کرے خواہ وہ شہر کا رہنے والا ہو یا اطراف و اکناف کا۔ اِن سب لوگوں کو آپ حج کے احکام اُسی طرح تعلیم فرماویں جس طرح ان کو نماز و روزہ اور زکوٰۃ کے احکام تعلیم فرماتے ہیں۔ اور اُن کو اسی طرح اُس کے کل ارکان و مناسک سے واقف کردیں جس طرح شریعت کے اَور احکام سے واقف کیا ہے پس جنابِ رسُولِ خدا کی طرف سے ایک منادی نے کل آدمیوں میں آواز دی کہ امسال رسُولِ خدا حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور تم لوگوں کو اُس کے احکام اسی طرح تعلیم فرمائینگے جیسے کہ شریعت کے اور احکام تعلیم کر چکے ہیں اور خود اُس کا عمل کرکے دکھائینگے جیسا کہ اور چیزوں کا عمل کرکے دکھایا ہے۔ پس آنحضرتؐ روانگی کے ارادہ سے نکلے اَور لوگ بھی اُن کے ساتھ نکلے۔ یہ ٹھانے ہوئے کہ دیکھتے جائیں کہ حضرت کیا کیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ بھی اُسی طرح کریں۔ پس آنحضرتؐ نے اُن سب کے ساتھ حج ادا کیا۔ پس اُس موقعہ پر جنابِ رسُولِ خدا کے ساتھ خود اہلِ مدینہ میں سے اور آس پاس کے رہنے والوں اَور بدوؤں میں سے سب مِلاکر ستّر ہزار آدمی یا زیادہ تھے اور یہ اصحابِ موسٰیؑ کی اُس تعداد کے موافق تھے جن سے اُن حضرتؑ نے ہارون علیہ السّلام کی بیعت لی تھی۔ اور اُن سب نے بیعت توڑ کر گوسالہ پرستی اور سامری کا اتباع اختیار کرلیا تھا اُسی طرح جنابِ رسُولِ خدا نے علیؑ ابنِ ابیطالب کی بیعت لی تھی اور ان لوگوں نے بھی بیعت لی اَور ان لوگوں نے بھی بیعت توڑی۔ اور اس امت کے گوسالہ کا اتباع کیا تاکہ اُمتِ موسٰیؑ سے تشبیہ پوری پوری ہو جائے۔ مدینۂ منورہ سے مکۂ معظمہ تک صدائے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ مسلسل سُنائی دیتی تھی۔ جب آنحضرتؐ نے موقف میں جاکر قیام فرمایا تو جبرئیلؑ امین منجانبِ ربّ العالمین آئے اور یہ پیغام لائے کہ یا رسُولَ اللہ! خدائے تعالےٰ آپ کو سلام پہونچاتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے تمہاری اجل اور تمہاری مدت کا اندازہ کیا اور ہم تمہیں اپنی حضور میں پہنچانے والے ہیں۔ یہ مشیت ہماری حتمی ہے پس اب آپ اپنی وصیت پہنچادیں اور عہد لےلیں اَور آپ کے پاس علم اور میراثِ علوم الانبیاء اور سلاح اور تابوت اور اپنے سے پہلے انبیاء کی جونشانیاں اَور تبرکات ہیں وہ سب اپنے وصی اور اپنے خلیفہ اور میری حجتِ بالغہ علیؑ ابنِ ابیطالب کے حوالے کردیں اور اُس کو تمام آدمیوں کے سامنے اپنا قائم مقام اور علمِ ہدایت قرار دے دیں۔ اور اس عہد و پیمان کی تجدید کریں اَور بیعت از سرِ نو لیں اَور جس بات پر پہلے اِن سے بیعت لے چکے ہیں اور عہد و پیمان لے چکے ہیں وہ پھر اُن کو یاد دلا دیں تاکہ ولایت ولی سے منکر نہ ہوسکیں اور یہ سمجھ لیں کہ اُن کا مولا اور ہر مؤمن و مؤمنہ کا مولا علیؑ ابنِ ابیطالب ہے اس لئے کہ میں نے اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کو اُس وقت تک نہیں اٹھایا جب تک کہ اپنے اولیاء کی ولایت اور اپنے دشمنوں کی دشمنی کا حکم اُن کو جتا کر اپنے دین کو کامل اَور اپنی نعمت کو پورا نہ کردیا اَور میری توحید اور میرے دین کی تکمیل اور میری نعمت کا میری خلق پر پورا ہونا اسی بات پر موقوف ہے کہ میرے ولی کا اتباع اور اُس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے کہ میں اپنی زمین کو اپنے ولی سے خالی نہیں رکھتا ہوں کہ وہ میری مخلوق پر میری طرف سے حجت ہو۔ پس آج کے دن میں نے تمہارا دین اپنے ولی کی ولایت

کے ساتھ کامل کردیا۔ وہ ہر مومن و ہر مومنہ کا مولا ہے میرا خاص بندہ ہے میرے نبیؐ کا وصی ہے اور اُسکے
بعد اُس کا خلیفہ ہے میری مخلوق پر میری حجت ہے۔ اُس کی اطاعت محمدؐ مصطفےٰ کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے
اور اُس کی اطاعت محمدؐ مصطفےٰ کی اطاعت سے بلکہ میری اطاعت سے ملی ہوئی ہے جس نے اس کی اطاعت
کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے اُسکی نافرمانی کی اُس نے یقیناً میری نافرمانی کی میں نے اُس کو اپنے مابین
اور اپنی مخلوق کے مابین نشان مقرر کیا ہے جس نے اُس کو پہچانا وہ مومن ہوگیا اور جس نے اُس کو نہ پہچانا وہ
کافر رہا اور جس نے اُس کی بیعت میں کسی اور کو شریک کیا وہ مشرک ہوگیا۔ اور جو اُس کی ولایت کے اقرار کے
ساتھ میری حضور میں آئیگا یقیناً وہ داخلِ جنت ہوگا۔ اور جو اُسکی عداوت کے ساتھ میرے پاس پہنچیگا وہ یقیناً
داخلِ جہنم ہوگا۔ پس اے محمدؐ آپ علیؑ کو علمِ ہدایت قائم کریں اور اُن کے لئے بیعت لے لیں اور میرے عہد کی
ان لوگوں کے ساتھ پھر تجدید کریں اور جو پیمان ان سے آپ لے چکے ہیں اُسے پھر لے لیں اس لئے کہ میں آپ
کو اُٹھانیوالا اور اپنی حضور میں بلانیوالا ہوں"۔ پس جنابِ رسولِ خدا اپنی قوم سے عموماً اور اہلِ نفاق وشقاق
سے خصوصاً اندیشناک تھے کہ یہ پھوٹ ڈالینگے اور کفر کی طرف عود کریں گے چونکہ ان کی عداوت سے واقف
تھے اور جانتے تھے کہ علی مرتضےٰ کی طرف سے کیا کینہ اُن کے دلوں میں بھرا ہوا ہے۔ پس حضرتؐ نے جبرئیلؑ
امین سے یہ کہا کہ پروردگارِ عالم سے یہ سوال کرو کہ لوگوں کے شر سے مجھے محفوظ رکھے اور اس بات کے
منتظر رہے کہ جبرئیلؑ امین خدا کی طرف سے حفاظت کی ضمانت لائیں اس لئے اس حکم کو پہنچانے میں اُس وقت تک
تاخیر کی کہ مسجدِ خیف میں پہنچے۔ پس جس وقت مسجدِ خیف میں پہنچے ہیں تو جبرئیلؑ امین پھر یہ حکم لائے کہ "لوگوں سے
عہد لو اور علیؑ مرتضےٰ کو علمِ ہدایت قائم کرو"۔ مگر اس وقت تک منجانب اللہ حفاظت کا وعدہ نہیں آیا جو حضرتؐ کا
مقصود تھا۔ پھر حضرتؐ روانہ ہوئے یہانتک کہ مکّہ اور مدینہ کے مابین کراع الغمیم تک پہنچے۔ پھر جبرئیلؑ امین آئے
اور وہی حکم منجانب اللہ لائے جو پہلے آچکا تھا مگر حفاظت کا وعدہ اب بھی نہیں تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
اے جبرئیلؑ مجھے اپنی قوم سے اندیشہ ہے اور یہ لوگ مجھے جھٹلائینگے اور علیؑ کے بارے میں میرے قول کو
قبول نہ کرینگے۔ پھر حضرتؐ روانہ ہوگئے اور جب غدیرِ خم پر پہنچے جو جحفہ کے سامنے تین میل کے فاصلہ پر واقع
ہے اُس وقت جبرئیلؑ امین اُس وقت آئے کہ ٹھیک پانچ گھنٹے دن چڑھا تھا انتہائی تاکیدی حکم مع وعدۂ عصمت و
حفاظت لیکر آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! خداتعالےٰ نے آپ کو سلام پہنچایا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ فِیْ عَلِیٍّ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ٥ (دیکھو صفحہ ۱۸۰ سطر ۶)
اس قافلہ کا اگلا حصّہ جحفہ کے قریب پہنچ چکا تھا لہٰذا یہ حکم آیا کہ جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اُنکو واپس کرو۔
اور جو پیچھے رہ گئے ہیں اُن کو اسی جگہ روکو تاکہ علیؑ مرتضےٰ کو کل آدمیوں کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کرسکو اور جو
کچھ خداتعالےٰ نے علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے وہ لوگوں کو سُنادو اور یہ بھی خبر پہنچائی کہ اللہ نے

آدمیوں کے شر سے آپ کو محفوظ رکھنے کی ضمانت فرمائی ہے۔ پس جب حفاظت کی ضمانت آگئی تو جناب رسولِ خدا نے منادی کو حکم دیا کہ کُل آدمیوں میں ندا دیدے کہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (سب کی نماز ایک ہی جگہ ہوگی) اور جو آگے بڑھ گئے ہیں اُن کو پیچھے ہٹا لائیں آور جو پیچھے رہ گئے ہیں اُن کو اس جگہ پہنچنے پر روک لیں پھر
غدیر شاریع عام کے وائیں کنارے سے ہٹ کر مسجد عزیر کے برابر پہنچ گئے اس لئے کہ جبرئیلؑ امین نے خدا کے حکم سے اسی مقام تک آنے کا حکم دیا تھا اور اُس مقام پر ایک پہاڑی تھی۔ پس جناب رسولؐ خدا نے حکم دیا کہ اس کے دامن میں قیام کریں اور پتھروں سے منبر کی سی صورت تیار کردیں تاکہ جب اُس کے اُوپر بیٹھیں تو جناب رسولِ خدا کو کُل آدمی دیکھ سکیں۔ پس آگے بڑھ جانے والے پلٹ کر آئے اور پیچھے آنیوالے اُسی جگہ رُک گئے۔ ابھی یہ تانتا لگا ہوا ہی تھا کہ جناب رسولِ خدا اُن پتھروں کے اُوپر تشریف فرما ہوئے پھر خدائے تعالےٰ کی حمد و ثنا اسی طرح فرمانی شروع کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا فِيْ تَوَحُّدِهٖ وَدَنَا فِيْ تَفَرُّدِهٖ وَجَلَّ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَعَظُمَ فِيْ اَرْكَانِهٖ وَ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّهُوَ فِيْ مَكَانِهٖ وَقَهَرَ جَمِيْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهٖ وَبُرْهَانِهٖ مَجِيْدًا لَمْ يَزَلْ مَحْمُوْدًا لَا يَزَالُ بَارِئُ الْمَسْمُوْكَاتِ وَدَاحِي الْمَدْحُوَّاتِ وَجَبَّارُ الْاَرْضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ مُتَفَضِّلٌ عَلٰى جَمِيْعِ مَنْ بَرَاَهٗ مُتَطَوِّلٌ عَلٰى جَمِيْعِ مَنْ اَنْشَاَهٗ يَلْحَظُ كُلَّ عَيْنٍ وَّالْعُيُوْنُ لَا تَرَاهُ كَرِيْمٌ حَلِيْمٌ ذُوْ اَنَاةٍ قَدْ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ بِرَحْمَتِهٖ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهٖ لَا يَعْجَلُ بِانْتِقَامِهٖ وَلَا يُبَادِرُ اِلَيْهِمْ بِمَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ عَذَابِهٖ قَدْ فَهِمَ السَّرَآئِرَ وَعَلِمَ الضَّمَآئِرَ وَلَا تَخْفٰى عَلَيْهِ الْمَكْنُوْنَاتُ وَلَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيَّاتُ

ترجمہ۔ رحمٰن (و) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) سب تعریف اُسی خدا کیلئے زیبا ہے جو اپنی توحید میں (لوگوں کے خیالات سے) دُور و برتر ہے اور اپنی یکتائی میں نزدیک ہے اور اپنی سلطنت میں غالب اور اپنی خدائی کے اصول میں عظیم الشان ہے جو چیز جہاں جہاں ہے اُسکے احاطۂ علم سے باہر نہیں تمام مخلوق پر اپنی قدرت اور اپنی دلیل سے غالب ہے ایسا صاحب عزت و بزرگی کہ ہمیشہ سے ہے اور ایسا لائق حمد کہ ہمیشہ رہیگا تمام بلند چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام بچھی ہوئی چیزوں کا بچھانیوالا زمینوں کا اور آسمانوں کا انتظام کرنیوالا سب سے زیادہ پاک پاکیزہ جس کے سب نام لیوا ہیں تمام فرشتوں کا اور رُوح کا پروردگار جن جن چیزوں کو پیدا کیا ہے اُن سب پر احسان و انعام کرنیوالا ہر آنکھ کو خود دیکھتا ہے حالانکہ آنکھیں اُسکو نہیں دیکھتیں۔ صاحب کرم بردبار بتدریج کام کرنیوالا جس نے ہر شئے کو اپنی وسیع رحمت سے حصہ دیا ہے اور اپنی نعمت سے مخلوق پر احسان کیا ہے انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا نہ عذاب دینے میں جسکے لوگ مستحق بھی ہوں پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ پوشیدہ

لَهُ الْاِحَاطَةُ بِكُلِّ شَيْئٍ وَالْغَلَبَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ وَالْقُوَّةُ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ وَالْقُدْرَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْئِ حِيْنَ لَا شَيْئَ دَائِمٌ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جَلَّ اَنْ تُدْرِكَهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ لَا يَلْحَقُ اَحَدٌ وَصْفَهٗ مِنْ مُّعَايَنَتِهٖ وَلَا يَجِدُ اَحَدٌ كَيْفَ هُوَ مِنْ سِرِّهٖ وَعَلَانِيَتِهٖ اِلَّا بِمَا دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَشْهَدُ بِاَنَّهُ الَّذِيْ مَلَاَ الدَّهْرَ قُدْسُهٗ وَالَّذِيْ يَغْشَى الْاَبَدَ نُوْرُهٗ وَالَّذِيْ يُنْفِذُ اَمْرَهٗ بِلَا مُشَاوَرَةِ مُشِيْرٍ وَلَا مَعَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ تَقْدِيْرٍ وَلَا تَفَاوُتَ فِيْ تَدْبِيْرٍ صَوَّرَ مَا اَبْدَعَ عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ وَخَلَقَ مَا خَلَقَ بِلَا مَعُوْنَةٍ مِّنْ اَحَدٍ وَّلَا تَكَلُّفٍ وَّلَا احْتِيَالٍ اَنْشَاَهَا فَكَانَتْ وَبَرَاَهَا فَبَانَتْ وَهُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُتْقِنُ بِالصَّنْعَةِ الْحَسَنُ الصَّنِيْعَةِ الْعَدْلُ الَّذِيْ لَا يَجُوْرُ وَالْاَكْرَمُ الَّذِيْ تَرْجِعُ اِلَيْهِ الْاُمُوْرُ وَاَشْهَدُ اَنَّهُ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْئٍ لِقُدْرَتِهٖ وَخَضَعَ كُلُّ شَيْئٍ لِهَيْبَتِهٖ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ وَمُفَلِّكُ الْاَفْلَاكِ وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُكَوِّرُ اللَّيْلَ

(ترجمہ سلسلۂ صفحہ گذشتہ) باتیں اُسپر چھپی نہیں رہتیں اور نہ خفیہ باتوں میں اُس کو کوئی شبہ پڑ سکتا ہے۔ ہر شے پر اُس کا احاطہ ہے اور ہر چیز پر اُس کا غلبہ ہے ہر چیز میں اُسکی قوت ساری ہے اور ہر چیز پہ اُسکی قدرت حاوی ہے۔ کوئی شے اُسکے مانند نہیں ہے اور وہی شے کا پیدا کرنیوالا ہے جبکہ کوئی شے موجود نہ تھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ عدل و انصاف کے ساتھ باقی رہیگا اُس زبردست حکمت والے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اُس کی شان اس سے زیادہ ہے کہ بینائیاں اُس کا ادراک کرسکیں حالانکہ وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ بڑا باریک بین اور کارآگاہ ہے کوئی شخص اُسکے اوصاف کو ازروئے معائنہ بیان نہیں کرسکتا۔ اور نہ کوئی ظاہر و باطن کی رُو سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیا ہے ہاں اُنہی چیزوں سے اُسکی معرفت حاصل ہو سکتی ہے جنکو کہ اُس نے اپنی ذات (کی معرفت) کیلئے قائم کیا ہے اور میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ اُسکی قدوسیت تمام عالم پر حاوی اور اُسکا نور ابدالآباد پر غالب ہے اور اُسکا حکم بغیر کسی مشورہ دینے والے کے مشورہ کے نافذ و جاری ہے۔ معاملات کے اندازہ کرنے میں کوئی اُس کا شریک نہیں اور اُسکی تدبیریں اختلاف نہیں ہے جس چیز کی اُس نے صورت بنائی نئی بنائی (یعنی اُسکی کوئی مثال پہلے سے موجود نہ تھی) اور جو کچھ بھی پیدا کیا اس طرح پیدا کیا کہ نہ کسی کی مدد لینی پڑی اور نہ تکلیف اُٹھانی پڑی اور نہ کوئی حیلہ کرنا پڑا پیدا کرنے کا ارادہ کیا اور وہ ہو گئی اور جس وقت اُسے پیدا کردیا وجود میں آگئی اور وہ وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو کاریگری میں پختہ ہے اچھی اچھی چیزیں بنانیوالا ایسا منصف کہ کبھی ظلم نہیں کرتا اور ایسا کریم کہ تمام امور کی بازگشت اُسی کی طرف ہوگی اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہر چیز اُس کی قدرت کے آگے پست اور ہر شے اُس کی ہیبت سے سرنگوں ہے تمام فرشتوں کا وہ مالک اور تمام آسمانوں کا گردش دینے والا سورج اور چاند کو کام میں لگانیوالا کہ ان میں سے ہر ایک معین وقت کے لئے گردش میں ہے۔ وہ رات کو دن پر مستولی

وَالنَّهَارَ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا قَاصِمِ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَمُهْلِكُ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اِلٰهٌ وَاحِدٌ وَرَبٌّ مَاجِدٌ يَشَاءُ فَيُمْضِي وَيُرِيدُ فَيَقْضِي وَيَعْلَمُ وَيُحْصِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَيُفْقِرُ وَيُغْنِي وَيُضْحِكُ وَيُبْكِي وَيُدْنِي وَيُقْصِي وَيَمْنَعُ وَيُعْطِي لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ مُسْتَجِيبُ الدُّعَاءِ وَمُجْزِلُ الْعَطَاءِ مُحْصِي الْاَنْفَاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ لَا يُشْكِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا يُضْجِرُهُ صُرَاخُ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَلَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ الْعَاصِمُ لِلصَّالِحِينَ وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِينَ وَمَوْلَى الْعَالَمِينَ الَّذِي اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ اَنْ يَشْكُرَهُ وَيَحْمَدَهُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَاُومِنُ بِهِ وَبِمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ اَسْمَعُ اَمْرَهُ وَاُطِيعُ وَاُبَادِرُ اِلَى كُلِّ مَا يَرْضَاهُ وَاَسْتَسْلِمُ لِقَضَائِهِ رَغْبَةً فِي طَاعَتِهِ وَخَوْفًا مِنْ عُقُوبَتِهِ لِاَنَّهُ اللّٰهُ الَّذِي لَا يُؤْمَنُ مَكْرُهُ وَلَا يُخَافُ جَوْرُهُ اُقِرُّ لَهُ عَلَى

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) کر دیتا ہے اور دن کو رات پر غالب کہ ایک دوسرے کے پیچھے لگا چلا جاتا ہے۔ ہر کینہ توز ظالم کا سر توڑنے والا ہے۔ اور ہر سرکش شیطان کا ہلاک کرنیوالا نہ اُس کا کوئی مدمقابل ہے اور نہ اُس کا کوئی شریک یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اسکا کوئی فرزند ہے اور نہ وہ کسی کا فرزند ہے اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی ہے معبود یکتا اور پروردگار بزرگ جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اُسے فوراً فیصل کر دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے اور کما حقہ جانتا ہے وہ مارتا ہے اور جلاتا ہے وہی فقیر کرتا ہے اور وہی امیر وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے۔ وہی قریب کرتا ہے وہی دُور کرتا ہے وہی روک لیتا ہے اور وہی عطا کرتا ہے۔ ہر طرح کا اختیار اسی کو ہے اور ہر طرح کی تعریف اسی کے لئے ہے سب خیر و خوبی اُسی کے ہاتھ ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے رات کو دن میں ٹھونس دیتا ہے اور دن کو رات میں ٹھونس دیتا ہے سوائے اس زبردست بڑے بخشنے والے کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ دعا کا قبول کرنیوالا اور عطیات کا دل کھولکر دینے والا تمام جنوں اور آدمیوں کا پرورش کرنیوالا اُس کیلئے کوئی چیز بھی مشکل نہیں ہے نہ فریاد کرنیوالوں کی فریاد اُس کو پریشان کر سکتی ہے اور نہ گریہ وزاری کرنیوالوں کی گریہ وزاری اُسکو تنگ اور عاجز کر سکتی ہے۔ نیک بندوں کا بچانیوالا اور فلاح پانیوالوں کو توفیق دینے والا۔ تمام عالموں کا سردار۔ ہر اس شخص کے ذمے جس جس کو پیدا کیا یہ استحقاق رکھتا ہے کہ وہ اسکا شکر ادا کرے اور ہر ایک خوشی اور ناخوشی اور سختی اور آسانی کی حالت میں اسکی تعریف کرے، میں اُس پر اُسکے فرشتوں پر اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اُسکے حکم کو سُنتا ہوں اور اسکی اطاعت کیلئے حاضر اور جو کچھ اُسکو پسند ہے اُسکے بجا لانے پر تیار اور اُسکا فیصلہ ماننے پر مستعد اس خواہش سے بھی کہ اُس کی اطاعت کیلئے آمادہ ہوں اور اس خوف سے بھی کہ اُسکی عقوبت سے ڈرتا ہوں کیونکہ اُسکے بدلہ لینے سے

نَفْسِي بِالْعُبُودِيَّةِ وَاَشْهَدُ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَاُؤَدِّي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ حَذَرًا مِنْ اَنْ لَا اَفْعَلَ
فَتَحِلَّ بِي مِنْهُ قَارِعَةٌ لَا يَدْفَعُهَا عَنِّي اَحَدٌ وَاِنْ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لِاَنَّهُ قَدْ
اَعْلَمَنِي اَنِّي اِنْ لَمْ اُبَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيَّ فَمَا بَلَّغْتُ رِسَالَتَهُ وَقَدْ ضَمِنَ لِي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
الْعِصْمَةَ وَهُوَ اللّٰهُ الْكَافِي الْكَرِيمُ فَاَوْحٰى اِلَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط يَا اَيُّهَا
الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فِي عَلِيٍّ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا قَصَّرْتُ فِي تَبْلِيغِ مَا اَنْزَلَهُ وَاَنَا مُبَيِّنٌ لَكُمْ سَبَبَ هٰذِهِ
الْاٰيَةِ اَنَّ جَبْرَئِيلَ هَبَطَ اِلَيَّ مِرَارًا ثَلٰثًا يَاْمُرُنِي عَنِ السَّلَامِ رَبِّي وَهُوَ السَّلَامُ اَنْ اَقُومَ فِي
هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاُعْلِمَ كُلَّ اَبْيَضَ وَاَسْوَدَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَالْاِمَامُ
مِنْ بَعْدِي الَّذِي مَحَلُّهُ مِنِّي مَحَلُّ هٰرُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَهُوَ وَلِيُّكُمْ
بَعْدَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيَّ بِذٰلِكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِهِ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) یہ خوف نہ ہونا چاہیئے۔ اور اس بات سے ڈرنا نہ چاہیئے کہ اُس کی طرف سے کوئی ظلم ہوگا میں اپنی ذات کے لئے اپنے بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں اور اُس کے مالک ہونے کی گواہی دیتا ہوں اور جو کچھ اُس نے میری طرف وحی فرمائی ہے اُسے ادا کرتا ہوں۔ اِس خوف سے کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر ایسی بلا نازل ہوگی کہ جسے مجھ سے کوئی دفع نہ کرسکیگا خواہ کیسا ہی بڑا تدبیر کرنے والا کیوں نہ ہو۔ سوائے اُس خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اُس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ جو حکم اس وقت مجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر میں اُسے نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے اُس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی اور اُس بزرگ و برتر خدا نے اس بات کی ضمانت فرمائی ہے کہ وہ مجھے آدمیوں کے شر سے محفوظ رکھیگا اور اللہ خود کافی اور کریم ہے جس نے میرے پاس ان لفظوں میں وحی فرمائی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے رسول! جو کچھ تمہارے پاس علیؑ کے بارے میں تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اُسے پہنچا دو۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے اُس کی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھیگا۔ اے لوگو! جو کچھ بھی اُس نے نازل فرمایا میں نے اُس کے پہنچانے میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ اور اب میں اس آیت کی شانِ نزول بھی تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہوں۔ کہ جبرئیلؑ میرے پاس تین مرتبہ آئے اور میرے پروردگار کی طرف سے جو خود سلام ہے یہ حکم مع سلام لائے کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوں اور ہر گورے اور کالے کو یہ اطلاع دوں۔ کہ علیؑ ابن ابیطالب میرے بھائی اور میرے وصی اور میرے خلیفہ اور میرے بعد امام ہیں۔ ان کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کی موسےٰؑ سے تھی فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ہاں وہ اللہ اور اُس کے رسول کے بعد تم سب کا ولی ضرور ہے۔ اور اس بارے میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر اپنی کتاب میں ایک

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكوٰةَ
وَهُمْ رَاكِعُونَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ أَقَامَ الصَّلوٰةَ وَآتَى الزَّكوٰةَ وَهُوَ رَاكِعٌ يُرِيدُ اللهَ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي كُلِّ حَالٍ وَسَأَلْتُ جَبْرَئِيلَ أَنْ يَسْتَعْفِيَ لِي عَنْ تَبْلِيغِ ذٰلِكَ إِلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِي
بِقِلَّةِ الْمُتَّقِينَ وَكَثْرَةِ الْمُنَافِقِينَ وَإِدْغَالِ الْآثِمِينَ وَحِيَلِ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالْإِسْلَامِ الَّذِينَ
وَصَفَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَحْسَبُونَهُ
هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمٌ وَكَثْرَةِ إِذَا هُمْ لِي غَيْرَ مَرَّةٍ حَتَّى سَمَّوْنِي أُذُنًا وَ
زَعَمُوا أَنِّي كَذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهِ إِيَّايَ وَإِقْبَالِي عَلَيْهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي ذٰلِكَ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ عَلَى الَّذِينَ
يَزْعُمُونَ أَنَّهُ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ الْآيَةَ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ بِأَسْمَائِهِمْ لَسَمَّيْتُ وَأَنْ أُومِيَ إِلَيْهِمْ
بِأَعْيَانِهِمْ لَأَوْمَأْتُ وَأَنْ أَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ وَلٰكِنِّي وَاللهِ فِي أُمُورِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ وَ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) آیت نازل فرماچکاہے وہ یہ ہے۔سوائے اس کے نہیں ہے کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اُس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے نماز پڑھتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں اور علیؑ ابن ابیطالب نے نماز پڑھی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی اور ہر حال میں خدا کی خوشنودی اُس کے مدِّنظر تھی اور اے لوگو! میں نے جبرئیلؑ امین سے یہ خواہش کی کہ خدائے تعالےٰ مجھے اس حکم کے تم تک پہنچانے سے معافی دے اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ متقی تم میں بہت کم ہیں اور منافق زیادہ - اور گنہگار چالیں چلنے کو تیار اور اسلام کی ہنسی اڑانیوالے حیلہ جوئی کے لئے مستعد یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر خدائے تعالےٰ اپنی کتاب میں اس طرح فرماتا ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو کچھ اُن کے دلوں میں نہیں ہوتا اور وہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے اور وہ مجھے کتنی ہی دفعہ تکلیفیں بھی دے چکے ہیں یہانتک کہ میرا نام رکھا کہ یہ کان ہی کان ہیں اور میری نسبت گمان بھی کرلیا کہ میں ایسا ہی ہوں اس وجہ سے کہ میں علیؑ کو اپنے پاس زیادہ رکھتا ہوں اور اُن کی طرف توجہ زیادہ کرتا ہوں یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اس بارے میں مجھ پر یہ آیت نازل کی اور اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو نبیؐ کو ایذا دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ کان ہی کان ہیں۔ تم اُن لوگوں کے برخلاف جو تم کو ایسا سمجھتے ہیں یہ کہدو کہ تمہارے لئے اُن کا کان ہونا بہتر ہے اور اگر میں یہ چاہوں کہ اُنکے نام بتلادوں تو بتلاسکتا ہوں اور اگر یہ چاہوں کہ اُن کی طرف اشارہ کردوں تو کرسکتا ہوں اور اگر یہ چاہوں کہ اُنکا پتہ بتا دوں تو بتا سکتا ہوں۔ لیکن واللہ میں نے اُن کے تمام معاملات میں اخلاقِ کریمانہ کا برتاؤ کیا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ میرا یہ کوئی عذر قبول نہیں فرماتا اور یہی حکم دیتا ہے کہ میری طرف جو کچھ اس وقت نازل کیا ہے

كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرْضَى اللّٰهُ مِنِّي إِلَّا أَنْ أُبَلِّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيَّ ثُمَّ تَلَا يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاعْلَمُوا
مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَإِمَامًا مُفْتَرَضًا طَاعَتُهُ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَعَلَى الْبَادِي وَالْحَاضِرِ وَعَلَى الْأَعْجَمِيِّ
وَالْعَرَبِيِّ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَعَلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَعَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ
مَاضٍ حُكْمُهُ جَائِزٌ قَوْلُهُ نَافِذٌ أَمْرُهُ مَلْعُونٌ مَنْ خَالَفَهُ مَرْحُومٌ مَنْ تَبِعَهُ وَ
مَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَأَطَاعَ لَهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُ آخِرُ
مَقَامٍ أَقُومُهُ فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَانْقَادُوا لِأَمْرِ رَبِّكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ هُوَ رَبُّكُمْ وَوَلِيُّكُمْ وَإِلٰهُكُمْ ثُمَّ مِنْ دُونِهِ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ وَلِيُّكُمْ
الْقَائِمُ الْمُخَاطِبُ لَكُمْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ رَبِّكُمْ
ثُمَّ الْإِمَامَةُ فِي ذُرِّيَّتِي مِنْ وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَلْقَوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

(ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) وہ پہنچادوں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے رسولؐ جو کچھ علیؑ کے بارے میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نازل کیا گیا ہے وہ پہنچادو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (گویا) تم نے اس کی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ سو اے لوگو! تم سمجھ لو کہ اللہ نے علیؑ کو یقیناً تمہارے واسطے ایسا ولی اور ایسا امام مقرر کر دیا ہے جس کی اطاعت مہاجرین پر بھی لازم ہے اور انصار پر بھی اور جو نیکی میں اُن کے تابع ہیں اُن پر بھی اور جنگلی پر بھی اور شہری پر بھی عجمی پر بھی اور عربی پر بھی آزاد پر بھی اور غلام پر بھی بچے پر بھی اور بوڑھے پر بھی گورے پر بھی اور کالے پر بھی اور ہر خدا کے یکتا ماننے والے پر اُس کا حکم جاری ہوگا۔ اُس کا قول ماننا پڑے گا۔ اُس کا فرمان نافذ ہوگا جو اُس کی مخالفت کریگا ملعون ہو جائیگا اور جو اُس کی متابعت اور اُس کی تصدیق کریگا اُس پر رحم کیا جائیگا کہ اللہ نے خود اُس کو مغفور فرمایا ہے۔ اور جو شخص اُس کی بات سُنیگا اور اُس کی اطاعت کریگا اُس کو بھی۔ اے لوگو! یہ آخری مقام ہے کہ میں اس جگہ اُس کو قائم مقام بناتا ہوں۔ پس تم سُنو اور مانو اور اپنے پروردگار کے حکم کی اطاعت کرو کہ خدائے عزّ وجلّ تمہارا پروردگار اور تمہارا ولی اور تمہارا معبود ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس کا رسولؐ محمدؐ تمہارا ولی ہے جو اِس وقت کھڑا ہوا تم سے بات کر رہا ہے۔ پھر میرے بعد تمہارے پروردگار کے حکم سے علیؑ تمہارا ولی اور تمہارا امام ہے پھر قیامت کے دن تک یعنی اُس دن تک کہ تم اللہ اور اُس کے رسولؐ کی حضور میں پہنچو گے امامت میری اولاد میں چلی جائے گی جو علیؑ کی صُلب سے ہوگی۔ کوئی چیز حلال نہ ہوگی سوائے اُس کے جسے اللہ نے حلال قرار دیا۔ اور کوئی چیز حرام نہ ہوگی سوائے اُس کے جس کو اللہ نے

لَا حَلَالَ اِلَّا مَا اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَلَا حَرَامَ اِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَرَّفَنِي الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَاَنَا
اَفْضَيْتُ بِمَا عَلَّمَنِي رَبِّي مِنْ كِتَابِهِ وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ اِلَيْهِ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا مِنْ عِلْمٍ
اِلَّا وَقَدْ اَحْصَاهُ اللّٰهُ فِيَّ وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُهُ فَقَدْ اَحْصَيْتُهُ فِي عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَمَا
مِنْ عِلْمٍ اِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُهُ عَلِيًّا وَهُوَ الْاِمَامُ الْمُبِيْنُ مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَضِلُّوْا عَنْهُ
وَلَا تَنْفِرُوْا مِنْهُ وَلَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ وَلَايَتِهِ فَهُوَ الَّذِيْ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَيَعْمَلُ
بِهِ وَيُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَيَنْهٰى عَنْهُ وَلَا تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَوَّلُ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالَّذِيْ فَدٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَالَّذِيْ كَانَ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا اَحَدَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مَعَ رَسُوْلِهِ مِنَ الرِّجَالِ غَيْرُهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوْهُ
فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ وَاقْبَلُوْهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّٰهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُ اِمَامٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ
لَنْ يَّتُوْبَ اللّٰهُ عَلٰى اَحَدٍ اَنْكَرَ وَلَايَتَهُ وَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ حَتْمًا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّفْعَلَ
ذٰلِكَ بِمَنْ خَالَفَ اَمْرَهُ فِيْهِ وَاَنْ يُّعَذِّبَهُ عَذَابًا نُكْرًا اَبَدَ الْاٰبَادِ وَدَهْرَ الدُّهُوْرِ

(ترجمہ سلسلۂ صفحۂ گذشتہ) حرام قرار دیا اُس نے مجھے حلال و حرام پہچنوا دیا اور میں نے اپنے پرورگار کی کتاب
کا علم اور حلال و حرام کا علم علیؑ کے سپرد کر دیا۔ اے لوگو! کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے خدائے تعالےٰ نے
میری ذات میں احصا نہ فرما دیا ہو اور میں نے وہ امام المتقین علیؑ کے سپرد نہ کر دیا ہو۔ کوئی علم
ایسا نہیں ہے کہ میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو امام مبین یہی ہے۔ لوگو! اس سے بہک کر اور طرف نہ جانا
اس سے الگ نہ ہونا۔ اور اس کو حاکم بنانے سے نفرت نہ کرنا۔ اس لئے کہ یہی حق کی ہدایت کریگا۔ اور
یہی حق پر عمل کرے گا اور یہی باطل کو مضمحل کرے گا۔ اور یہی اُس سے باز رکھے گا۔ اور اللہ کے کام
سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اُسے باز نہ رکھیگی۔ پھر یہ بھی سمجھ لو کہ یہی پہلا شخص ہے جو
اللہ اور اللہ کے رسوؐل پر ایمان لایا اور جس نے رسولؐ پر اپنی جان فدا کی اور رسوؐل کے ساتھ
ہو کر اللہ کی عبادت ایسی حالت میں کرتا رہا کہ کوئی اور شخص مردوں میں سے رسوؐل اللہ کا ساتھی نہ تھا۔
لوگو! اس کی فضیلت تسلیم کرو کہ اسے اللہ نے فضیلت دی ہے اور اس کی امامت کو مانو کہ اللہ نے اس
کو امام مقرر کیا ہے۔ لوگو! یہ اللہ کی طرف سے امام ہے اور اللہ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہ کریگا
جو اس کی ولایت کا منکر ہو اور ہرگز اُسے نہ بخشیگا۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ جو علیؑ کے بارے میں
اُس کے حکم کی مخالفت کرے اُس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے کہ اُس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سخت
سے سخت اور انوکھے سے انوکھا عذاب دے۔ بس تم اس کی مخالفت سے بچتے رہنا اور کہیں اُس
آگ میں نہ چلے جاؤ جس کا ایندھن آدمی ہونگے اور پتھر وہ کافروں ہی کے لئے تیار کی گئی ہے۔ لوگو!

فَاحْذَرُوْا اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَصْلَوْا نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ بِيْ وَاللّٰهِ بُشِّرَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحُجَّةُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ فَمَنْ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ كُفْرَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَمَنْ شَكَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ قَوْلِيْ هٰذَا فَقَدْ شَكَّ فِي الْكُلِّ مِنْهُ وَالشَّاكُّ فِي الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ مَعَاشِرَ النَّاسِ حَبَانِيَ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ مَنًّا مِنْهُ عَلَيَّ وَاِحْسَانًا مِنْهُ اِلَيَّ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ مِنِّيْ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوْا عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدِيْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى بِنَا اَنْزَلَ اللّٰهُ الرِّزْقَ وَبَقِيَ الْخَلْقُ مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَّغْضُوْبٌ مَغْضُوْبٌ مَّنْ رَّدَّ قَوْلِيْ هٰذَا وَاِنْ لَّمْ يُوَافِقْهُ اَلَآ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَخْبَرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِذٰلِكَ وَيَقُوْلُ مَنْ عَادٰى عَلِيًّا وَّلَمْ يَتَوَلَّهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ وَغَضَبِيْ فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُ جَنْبُ اللّٰهِ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ

میرے ہی سبب سے پہلوں کو بشارت دی گئی ہے نبی ہوں تو رسول ہوں تو اور میں ہی تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ ہوں اور تمام مخلوق پر کہ وہ آسمان کے رہنے والے ہوں تو اور زمینوں کے رہنے والے ہوں تو خدا کی حجت ہوں۔ پس جو اس میں شک کرے وہ ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ اب سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں کافر ہوا کرتے تھے۔ اور جو میرے اس قول میں کچھ بھی شک کرے تو اس نے گویا کل امور میں شک کیا اور جو کل باتوں میں شک کرنے والا ہے جہنم اس کے واسطے تیار ہے۔ لوگو! اللہ تعالےٰ نے اپنے احسان وکرم سے جو مجھ پر ہر دم مبذول ہے یہ فضیلت مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں میں ہمیشہ ہمیشہ سے ہر حال میں اسی کی مدح وثنا کرتا رہا ہوں۔ لوگو! علیؑ کو بزرگ جانو کہ وہ میرے بعد کل لوگوں سے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت افضل ہے۔ ہمارے ہی سبب سے اللہ تعالےٰ رزق نازل فرماتا ہے۔ اور سب مخلوق اسی سے باقی ہے جو شخص کہ میرے اس قول کو رد کرے وہ ملعون ہے ملعون ہے مغضوب ہے مغضوب ہے اگرچہ اس کے خیال کے موافق نہ ہو آگاہ ہو جاؤ کہ جبرئیلؑ امین نے مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبر پہنچائی ہے اور وہ خود یہ فرماتا ہے کہ جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اور ان سے دوستی نہ رکھے تو اس پر میری لعنت بھی ہوگی اور میرا غضب بھی ہوگا۔ پس ہر نفس کو غور کرنا لازم ہے کہ وہ کل کے لئے آگے کیا بھیجتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو کہ ثابت قدمی کے بعد کہیں قدم لغزش نہ کر جائیں بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا تعالےٰ

يَحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللّٰهِ مَعَاشِرَ النَّاسِ تَدَبَّرُوا الْقُرْاٰنَ وَافْهَمُوْا اٰيَاتِهٖ وَانْظُرُوْا
اِلٰى مُحْكَمَاتِهٖ وَلَا تَتَّبِعُوْا مُتَشَابِهَهٗ فَوَاللّٰهِ لَنْ يُّبَيِّنَ لَكُمْ زَوَاجِرَهٗ
وَلَا يُوْضِحَ لَكُمْ تَفْسِيْرَهٗ اِلَّا الَّذِيْ اَنَا اٰخِذٌ بِيَدِهٖ وَمُصْعِدُهٗ اِلَيَّ وَ
شَائِلٌ بِعَضُدِهٖ وَمُعَلِّمُكُمْ اَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَهُوَ
عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَمُوَالَاتُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ
مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ عَلِيًّا وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُلْدِيْ هُمُ الثِّقْلُ الْاَصْغَرُ وَالْقُرْاٰنُ
هُوَ الثِّقْلُ الْاَكْبَرُ فَكُلٌّ وَاحِدٍ مُنْبِئٌ عَنْ صَاحِبِهٖ وَمُوَافِقٌ لَهٗ لَنْ يَفْتَرِقَا
حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ وَحُكَّامُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ اَلَا وَقَدْ اَدَّيْتُ
اَلَا وَقَدْ بَلَّغْتُ اَلَا وَقَدْ اَسْمَعْتُ اَلَا وَقَدْ اَوْضَحْتُ اَلَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَنَا
قُلْتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلَا اِنَّهٗ لَيْسَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَخِيْ هٰذَا وَلَا تَحِلُّ
اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدِيْ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَضُدِهٖ فَرَفَعَهٗ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) اُس سے خبردار رہے۔ لوگو! وہ جنب اللہ ہے (اسی کے بارے میں) اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا کہ بعض نفس یہ کہے گا کہ افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی! لوگو! قرآن مجید میں غور کرو اور اُس کی آیتوں کو سمجھو اور اُس کے محکمات میں نظر ڈالو اور اُس کے متشابہات کی پیروی نہ کرو۔ خدا کی قسم سوائے اس شخص کے جس کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوں اور جس کو میں اپنی طرف اُٹھائے ہوئے ہوں اور جس کا بازو میں تھامے ہوئے ہوں کوئی اور تنبیہوں کو تمہارے لئے کھول کر بیان نہ کریگا اور اس کی تفسیر کی تمہارے لئے وضاحت نہ کریگا اور تمہارا سکھانے والا نہیں بیشک جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اُس کا مولا ہے اور یہی علیؑ ابن ابیطالب میرا بھائی اور میرا وصی ہے اور اس کا یہ ولی ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور اسی نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔ لوگو! یہ علیؑ اور جتنے میری اولاد میں سے معصوم ہیں وہ سب ثقل اصغر ہیں اور قرآن مجید ثقل اکبر ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے حالات سے آگاہی دینے والا ہے۔ اور اُس سے موافقت کرنے والا ہے۔ یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ پہنچیں۔ یہ خدائے تعالےٰ کی مخلوق میں اُس کے امین ہیں اور اللہ کی زمین میں اُس کے مقرر کئے ہوئے حاکم۔ آگاہ رہو کہ میں نے ادا کردیا سمجھ لو کہ میں نے پہنچا دیا۔ ہوشیار رہو کہ میں نے سُنا دیا۔ خبردار ہو کہ میں نے کھول کر بیان کردیا۔ دیکھو خدائے عزوجل نے فرمایا اور میں نے خدائے عزوجل کی طرف سے سُنا دیا سمجھ رکھو کہ میرے اس بھائی کے سوا کوئی اور امیرالمومنین نہ ہوگا اور میرے بعد اس کے سوا کسی دوسرے کے واسطے امارت مومنین جائز نہیں ہے پھر علیؑ کے بازو پر ہاتھ مارکر

وَكَانَ مِنْهُ اَوَّلُ مَا صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَالَ عَلِيًّا حَتّٰى صَارَتْ رِجْلُهٗ مَعَ رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَاعِيْ عِلْمِيْ وَخَلِيْفَتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ وَعَلٰى تَفْسِيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ وَالدَّاعِيْ اِلَيْهِ وَالْعَامِلُ بِمَا يُرْضِيْهِ وَالْمُحَارِبُ لِاَعْدَائِهٖ وَالْمُوَالِيْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَالنَّاهِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْاِمَامُ الْهَادِيْ وَقَاتِلُ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ بِاَمْرِ اللّٰهِ اَقُوْلُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِاَمْرِ اللّٰهِ رَبِّيْ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهٗ وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَ حَقَّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ عَلَيَّ اَنَّ الْاِمَامَةَ لِعَلِيٍّ وَّلِيِّكَ عِنْدَ تِبْيَانِيْ ذٰلِكَ وَنَصْبِيْ اِيَّاهُ بِمَا اَكْمَلْتَ لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقُلْتَ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا آل عمران ۸۵

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) اُن کو اور بلند کیا یہانتک کہ اُن کے پاؤں جناب رسولِ خدا کے گھٹنوں کے برابر آگئے حالانکہ ہاتھ تو اُسی وقت سے تھامے ہوئے تھے جس وقت سے کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے تھے پھر فرمایا لوگو! یہ علیؑ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرے علم کا خازن اور میری اُمّت پر اور کتاب خدا کی تفسیر پر میرا خلیفہ اور خدا کی طرف بُلانے والا اور جن چیزوں کو خداتعالےٰ پسند فرماتا ہے اُن پر عمل کرنیوالا اور خدا کے دشمنوں سے لڑنے والا اور خدا کی اطاعت پر دوستی کرنے والا اور اُس کی نافرمانی سے روکنے والا۔ خدا کے رسُول کا خلیفہ مومنوں کا امیر خدا تک پہنچانے والا اور خدا کے حکم سے ناکثین و قاسطین و مارقین سے لڑنے والا ہے۔ میں اپنے پروردگار خداتعالےٰ کے حکم کے بموجب کہتا ہوں اور میری بات پلٹی نہیں جائیگی۔ میں بحکم خدا یہ کہتا ہوں کہ یا اللہ! تو اُس سے دوستی رکھیو جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھیو جو اس سے دشمنی رکھے اور اُس پر لعنت کیجیو جو اس کا انکار کرے اور اُس پر غضب نازل کیجیو جو اس کے حق کا منکر ہو جائے۔ یا اللہ! تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ امامت تیرے ولی علیؑ کے لئے ہے۔ اور جب میں نے اُس کو کھول کر بیان کیا اور علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کردیا تو تو نے وہ آیت نازل فرمائی جس سے اپنے بندوں کے دین کی تکمیل کردی اور اُن پر اپنی نعمت پوری کردی اور تو نے اُن کے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمالیا۔ پھر تو نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا۔ تو وہ اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ یا اللہ! میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے پہنچا دیا۔ لوگو! سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدائے عزّوجلّ نے دین کو اِس کی امامت کے ساتھ کامل کیا ہے۔ پس جو شخص اِس کو امام نہ ماننے

اِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَكْمَلَ دِيْنَكُمْ بِاِمَامَتِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَأْتَمَّ بِهٖ وَ
بِمَنْ يَّقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ وُّلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَعُرِضَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ اللّٰهُ الْعَذَابَ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ اَنْصَرُكُمْ لِيْ وَاَحَقُّكُمْ بِيْ وَاَقْرَبُكُمْ اِلَيَّ وَاَعَزُّكُمْ
عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا عَنْهُ رَاضِيَانِ وَمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ رِضًى اِلَّا فِيْهِ وَمَا خَاطَبَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلَّا بَدَاَ بِهٖ وَلَا نَزَلَتْ اٰيَةُ مَدْحٍ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فِيْهِ وَلَا شَهِدَ اللّٰهُ
بِالْجَنَّةِ فِيْ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ اِلَّا لَهٗ وَلَا اَنْزَلَهَا فِيْ سِوَاهُ وَلَا مَدَحَ بِهَا غَيْرَهٗ مَعَاشِرَ
النَّاسِ هُوَ نَاصِرُ دِيْنِ اللّٰهِ وَالْمُجَادِلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ
نَبِيُّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ وَّوَصِيُّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوْهُ خَيْرُ الْاَوْصِيَاءِ مَعَاشِرَ النَّاسِ ذُرِّيَّةُ
كُلِّ نَبِيٍّ مِّنْ صُلْبِهٖ وَذُرِّيَّتِيْ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اِبْلِيْسَ اَخْرَجَ

(بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) اور اس کے بعد قیامت تک میری اولاد سے اور اسکے صلب سے جو اس کے قائم مقام ہوں۔ اُن کو امام نہ مانے تو جب وہ خدا کی حضور میں پیش کیا جائیگا تو وہ وہی لوگ ہونگے جن کے کل اعمال بیکار کردئے جائینگے اور وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جہنم میں رہنے والے ہونگے اللہ اُن کے عذاب میں تخفیف نہ فرمائے گا اور نہ اُن کو مہلت دیجائیگی۔ لوگو! علی تم سب سے زیادہ میری نصرت کرنیوالا ہے اور تم سب سے زیادہ مجھ سے قرابت رکھنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ میرا عزیز ہے اور خدائے عزوجل اور میں دونوں اس سے راضی ہیں خوشنودیٔ خدا کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کے بارے میں نہو اور مومنوں کو کسی جگہ خداتعالےٰ نے مخاطب نہیں کیا مگر یہ کہ آغاز اسی سے فرمایا ہے اور قرآن مجید میں مدح کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کی شان میں نہ ہو اور اللہ تعالےٰ نے سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ میں جنت کی شہادت خاص اسی کے لئے دی ہے۔ اور وہ سورت اس کے سوا کسی دوسرے کی شان میں نازل نہیں فرمائی۔ اور نہ اس کے سوا کسی اور کی اُس میں تعریف فرمائی ہے۔ لوگو! وہ اللہ کے دین کی نصرت کرنے والا اور اللہ کے رسولؐ کی طرف سے جدال و قتال کرنے والا اور وہ چیدہ برگزیدہ خدا تک پہنچانیوالا اور خود ہدایت یافتہ ہے تمہارا نبیؐ سب سے اچھا نبیؐ اور تمہارا وصی سب سے اچھا وصی ہے اور اس کی اولاد سے بہترین اوصیاء ہوں گے۔ لوگو! ہر نبی کی ذریت خود اُس کے صلب سے ہوئی ہے اور میری ذریت علیؑ کے صلب سے ہے۔ لوگو! ابلیس لعین نے آدم علیہ السلام کو حسد کے سبب جنت سے نکالا۔ پس تم علیؑ سے حسد نہ کرنا۔ ورنہ تمہارے کل اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ اور تمہارے قدم لغزش کر جائیں گے۔ آدم (علیہ السلام) صرف ایک ترکِ اولےٰ کے سبب زمین پر آنا روئے گئے تھے۔ حالانکہ وہ خدا کے برگزیدہ بندے

اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْحَسَدِ فَلَا تَحْسُدُوْهُ فَتَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَتَزِلَّ اَقْدَامُكُمْ فَاِنَّ اٰدَمَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ بِخَطِيْئَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّهُوَ صِفْوَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَيْفَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ وَمِنْكُمْ اَعْدَاۤءُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّهٗ لَا يُبْغِضُ عَلِيًّا اِلَّا شَقِيٌّ وَّلَا يَتَوَلّٰى عَلِيًّا اِلَّا تَقِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِهٖ اِلَّا مُؤْمِنٌ مُّخْلِصٌ وَّفِيْ عَلِيٍّ وَّاللّٰهِ اُنْزِلَ سُوْرَةُ الْعَصْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدِ اسْتَشْهَدْتُ اللّٰهَ وَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَتِيْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ مَعَاشِرَ النَّاسِ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا مَعَاشِرَ النَّاسِ النُّوْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ ثُمَّ مَسْلُوْكٌ فِيْ عَلِيٍّ ثُمَّ فِي النَّسْلِ مِنْهُ اِلَى الْقَاۤئِمِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِحَقِّ اللّٰهِ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَالْمُخَالِفِيْنَ وَالْخَاۤئِنِيْنَ وَالْاٰثِمِيْنَ وَالظّٰلِمِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الْعٰلَمِيْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) تھے تو پھر تمہاری کیا حالت ہوگی جس حال میں کہ تم ہو جو کچھ ہو اور تم میں بعض خدا کے دشمن بھی موجود ہیں خبردار رہو کہ علیؑ سے سوائے شقی کے اور کوئی بغض نہ رکھیگا اور سوائے برگزیدۂ خدا کے کوئی اور علیؑ کا دوست نہ بنے گا۔ اور سوائے مومنِ خاص کے کوئی اُس پر ایمان نہ لائے گا۔ واللہ علیؑ ہی کے بارے میں خدائے تعالےٰ نے سورۂ عصر نازل فرمائی ہے۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھکر آنحضرتؐ نے سورۂ والعصر تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ لوگو! میں نے اللہ کو گواہ کیا اور اپنی رسالت تم کو پہنچادی اور رسولؐ کے ذمہ سوائے کھولکر پہنچادینے کے اور کچھ نہیں ہے۔ لوگو! اللہ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر اُسی حالت میں کہ تم تسلیم کرنے والے ہو۔ لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسولؐ پر اور اُس نور پر جو اُسکے ساتھ ہی ساتھ اُتارا گیا ہے قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑدیں پھر اُن کو اُن کی پشت کی طرف پھرادیں۔ لوگو! خدائے عزّوجلّ کی طرف سے نور مجھ میں موجود ہے پھر وہ علیؑ میں چلا جائیگا۔ پھر اُس کی نسل میں مہدیٔ قائمؑ تک رہیگا جو اللہ کے حق کی بابت بھی مواخذہ کریگا اور ہمارے ہر حق کی بابت بھی اس لئے کہ خدائے عزّوجلّ نے تمام اہلِ عالم کے تقصیر کرنے والوں پر۔ عناد برتنے والوں پر۔ مخالفت کرنے والوں پر۔ ضمانت کرنے والوں پر۔ گناہ کرنے والوں پر اور ظلم کرنے والوں پر ہم کو حجت قرار دیا ہے۔ لوگو! میں تم کو ڈراتا ہوں کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسولؐ ہوں۔ مجھ سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں کیا میں مرجاؤنگا یا قتل

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مِتُّ اَوْ قُتِلْتُ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اَلَا وَاِنَّ عَلِيًّا اِنِ الْمَوْصُوْفُ
بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ وُّلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَمُنُّوْا عَلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى اِسْلَامَكُمْ فَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيُصِيْبَكُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ اِنَّهٗ لَبِالْمِرْصَادِ مَعَاشِرَ
النَّاسِ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ مَعَاشِرَ
النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا بَرِيْئَانِ مِنْهُمْ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُمْ وَاَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَ
اَنْصَارَهُمْ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ اَلَا اِنَّهُمْ
اَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فَذَهَبَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا شِرْذِمَةً
مِنْهُمْ اَمْرُ الصَّحِيْفَةِ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّيْ اُوْدِعُهَا اِمَامَةً وَّوِرَاثَةً فِيْ عَقِبِيْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَقَدْ بَلَّغْتُ مَا اُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهٖ حُجَّةً عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَّغَائِبٍ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ
مِّمَّنْ شَهِدَ اَوْ لَمْ يَشْهَدْ وُلِدَ اَوْ لَمْ يُوْلَدْ فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ الْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَسَيَجْعَلُوْنَهَا مُلْكًا اِغْتِصَابًا اَلَا لَعَنَ اللّٰهُ الْغَاصِبِيْنَ وَالْمُغْتَصِبِيْنَ

(ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گزشتہ) کردیا جاؤنگا تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤگے اور جو شخص اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائے گا تو وہ اللہ کا کبھی کچھ نہ بگاڑیگا اور اللہ شکرگزار بندوں کو جزائے خیر دیگا۔ آگاہ رہو کہ علیؑ صبر و شکر سے موصوف ہیں اور انکے بعد میری وہ اولاد جو ان کے صلب سے ہے۔ لوگو! تم اللہ تعالےٰ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ ورنہ وہ تم سے ناراض ہوجائیگا اور اُس کی طرف سے تم کو عذاب پہنچیگا۔ یقیناً وہ ایسے لوگوں کی گھات میں ہے۔ لوگو! عنقریب میرے بعد ایسے امام ہونگے جو جہنّم کی طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن اُن کی مدد نہ کی جائیگی۔ لوگو! اللہ تعالےٰ اور میں دونوں اُن سے بیزار ہیں۔ لوگو! یقیناً وہ سب اور اُن کے دوستدار اور اُن کے پیرو اور اُن کے مددگار جہنّم کے سب کے نیچے والے طبقہ میں ہوں گے تکبّر کرنے والوں کی جگہ ایسی بُری ہے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ کہ یہی اشخاص اصحاب صحیفہ (کتبہ لکھنے والے) ہیں۔ پس تم میں سے (جس کو مطلوب ہو) چاہیئے کہ وہ صحیفہ میں نظر کرلے (راوی کہتا ہے کہ جملہ حاضرین سے امر صحیفہ پوشیدہ رہا۔ یعنی وہ یہ نہ سمجھے کہ آنحضرتؐ کس صحیفہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں) سوائے چند لوگوں کے (یعنی وہ لوگ سمجھ گئے کہ حضرتؐ کا مقصود کیا ہے) مترجم کہتا ہے کہ اس کلام میں صحیفہ سے وہ صحیفۂ ملعونہ مراد ہے جس کو منافقین نے غصب خلافت کے باب میں باہم عہد کرکے لکھا تھا۔ لوگو! میں امامت اور وراثت کو قیامت تک اپنی اولاد میں چھوڑتا ہوں۔ اور جس بات کو پہنچانے کا مجھ کو حکم دیا گیا تھا وہ میں نے پہنچادی تاکہ ہر حاضر و غائب پر حجت ہو اور ہر اُس شخص پر جو یہاں موجود ہے یا جو موجود نہیں ہے اور ہر اُس شخص پر جو پیدا ہو

وَعِنْدَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ فَيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرَانِ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ يَذَرُكُمْ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهٗ مَا
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَاللّٰهُ مُهْلِكُهَا بِتَكْذِيْبِهَا وَكَذٰلِكَ مُهْلِكُ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ
كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهٰذَا اِمَامُكُمْ وَوَلِيُّكُمْ وَهُوَ مَوَاعِيْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يُصَدِّقُ
مرسلات ۱۷، ۱۶ مَا وَعَدَهٗ مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ وَاللّٰهُ لَقَدْ اَهْلَكَ الْاَوَّلِيْنَ
وَهُوَ مُهْلِكُ الْاٰخِرِيْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَنِيْ وَنَهَانِيْ وَقَدْ اَمَرْتُ
عَلِيًّا وَّنَهَيْتُهٗ فَعَلِمَ الْاَمْرَ وَالنَّهْيَ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْمَعُوْا لِاَمْرِهٖ تَسْلَمُوْا
وَاَطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَانْتَهُوْا لِنَهْيِهٖ تَرْشُدُوْا وَصِيْرُوْا اِلٰى مُرَادِهٖ
وَلَا تَتَفَرَّقْ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبِيْلِهٖ (معاشر الناس) اَنَا صِرَاطُ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيْمُ الَّذِيْ
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِاتِّبَاعِهٖ ثُمَّ عَلِيٌّ مِّنْۢ بَعْدِيْ ثُمَّ وُلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ اَئِمَّةٌ يَهْدُوْنَ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) چکا ہے یا جو پیدا نہیں ہوا ہے اس لئے کہ ہر حاضر کو لازم ہے کہ غائب تک اس خبر کو پہنچائے اور ہر باپ کو لازم ہے کہ اپنے بیٹے کو یہ خبر پہنچائے اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح سے جاری رہے اور عنقریب لوگ اس کو از روئے غصب سلطنت بنا لیں گے۔ آگاہ رہو کہ خدا تعالےٰ غصب کرنیوالوں پر اور اُنکے ساتھیوں پر لعنت کریگا۔ اور اُسی وقت اے دونوں گروہو! ہم تمہارا حساب لینے کے لئے جلدی سے فارغ ہو جائینگے۔ پھر تم دونوں پر آگ کی لپٹ اور پگھلا ہوا تانبا بھیجا جائیگا کہ تم دونوں اُسے روک نہ سکو گے۔ لوگو! یقیناً خدائے عزّ وجلّ جس حالت میں کہ تم ہو اُسی میں تم کو نہ چھوڑیگا جبتک کہ بُرے کو اچھے سے الگ نہ کرلے اور اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ تمکو غیب پر مطّلع کردے۔ لوگو! کوئی بستی ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ اُسکی تکذیب کرنیوالوں کو اُس کی تکذیب کے باعث ہلاک کردیگا۔ اور اسی طرح ہر ظلم کرنے والی بستی بھی ہلاک کیجائیگی جیسا کہ اللہ تعالےٰ ذکر فرما چکا ہے۔ اور یہ تمہارا امام ہے اور تمہارا ولی ہے۔ اور وہ اللہ کے وعدے ہیں۔ اور اللہ نے جو وعدہ اس سے کرلیا ہے وہ سچا کر دکھائے گا۔ لوگو! تم سے پہلے بہت سے بہک گئے اور اللہ نے پہلوں کو بھی ہلاک کردیا اور وہ پچھلوں کو بھی ہلاک کرنیوالا ہے۔ لوگو! بیشک اللہ نے مجھکو امر بھی فرمایا اور نہی بھی فرمائی اور میں نے علیؑ کو امر بھی کیا اور نہی بھی کی پس علیؑ نے امر و نہی (کا حکم) خدا کی طرف سے سیکھا لہذا تم اُس کے امر کو سنو تو سلامت رہوگے اور اُسکی اطاعت کرو تو ہدایت پاؤگے اور اُس کے نہی کرنے سے باز رہو تو کامیاب ہو جاؤگے۔ اور جدہر وہ لے چلنا چاہتا ہے۔ اُدھر ہی چلو اور مختلف راستے تم کو اُسکے راستے سے نہ ہٹادیں۔ میں خدا کی صراط مستقیم ہوں جسکے اتباع کا خود خدا نے تم کو حکم

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ثُمَّ قَرَاَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ
وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ وَلَهُمْ عَمَّتْ وَبِاِيَّاهُمْ خُصَّتْ اُولٰٓئِكَ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ اَلَآ اِنَّ اَعْدَآءَ عَلِيٍّ هُمْ
اَهْلُ الشِّقَاقِ الْعَادُوْنَ وَاِخْوَانُ الشَّيٰطِيْنِ الَّذِيْنَ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ تَعَالٰى لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ (مجادلہ ع ۳ ۲۲)
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ هُمُ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فَقَالَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ
مُهْتَدُوْنَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ هُمُ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اٰمِنِيْنَ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بِالتَّسْلِيْمِ اَنْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ هُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ اَلَآ اِنَّ اَعْدَآءَ هُمُ الَّذِيْنَ يَصْلَوْنَ

(ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) حکم دیا ہے پھر میرے بعد علیؑ صراطِ مستقیم ہیں۔ پھر میرے بیٹے جو اس کی صلب سے ہیں ایسے امام ہیں جو حق کی راہبری کرینگے اور خود اُسی پر چلیں گے پھر آنحضرتؐ نے پوری سورۂ اَلْحَمْدُ تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ میرے بارے میں بھی نازل ہوئی ہے اور اُن کے بارے میں بھی نازل ہوئی ہے اور اُن کے لئے عام بھی ہے اور اُنہی کے لئے خاص بھی ہے وہی اللہ کے ایسے وصی ہیں جن کو نہ آیندہ کی بابت کوئی خوف ہوگا اور نہ گذشتہ کا رنج کرینگے آگاہ رہو کہ اللہ کے گروہ کے لوگ وہی تو غالب آنے والے ہیں۔ سمجھ لو کہ علیؑ کے دشمن وہی نافرمانی کرنیوالے اور زیادتی کرنیوالے ہیں اور وہی اُن شیاطین کے بھائی ہیں جو دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے کان میں سنہری باتیں پھونکتے رہا کرتے ہیں۔ خبردار رہو کہ ان کے دوست جتنے ہیں وہی پکے مومن ہیں جن کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاوگے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہو۔ آگاہ رہو کہ ان کے جو دوستدار ہیں اُن کے اوصاف خدائے عزّ و جلّ نے یوں بیان فرمائے ہیں کہ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہ کیا۔ امن و اطمینان اُنہی کے لئے ہے اور وہی ہدائت یافتہ ہیں۔ خبردار رہو ان کے دوستدار جو ہیں وہ امن و امان کے ساتھ جنّت میں پہنچیں گے اور فرشتے اُنہی کو سلام کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آئینگے کہ تم پاک و پاکیزہ ہوگئے۔ اب ان جنتوں میں ہمیشہ (ہمیشہ) کے لئے جا رہو۔ آگاہ رہو کہ انہی کے دوست ہیں جن کے بارے میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ جنّت میں بلا حساب داخل ہو جائینگے۔ سُن رکھو کہ انہی کے دشمن وہ ہیں جو بھڑکتی ہوئی آگ میں جائینگے

سَعِيْرًا اَلَا اِنَّ اَعْدَاءَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ وَلَهَا
زَفِيْرٌ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَعْدَاءَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ه
اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ه
مَعَاشِرَ النَّاسِ شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيْرِ وَالْجَنَّةِ عَدُوُّنَا مَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ
وَوَلِيُّنَا مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَدَحَهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلَا وَاِنِّيْ مُنْذِرٌ وَّعَلِيٌّ هَادٍ ه
مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّيْ نَبِيٌّ وَّعَلِيٌّ وَّ وَصِيِّيْ اَلَا وَاِنَّ خَاتَمَ الْاَئِمَّةِ مِنَّا الْقَائِمُ
الْمَهْدِيُّ اَلَا اِنَّهُ الظَّاهِرُ عَلَى الدِّيْنِ اَلَا اِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَلَا
اِنَّهُ فَاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهَادِمُهَا اَلَا اِنَّهُ قَاتِلُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اَلَا
اِنَّهُ مُدْرِكُ كُلِّ ثَارٍ لِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا اِنَّهُ نَاصِرُ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا
اِنَّهُ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍ عَمِيْقٍ اَلَا اِنَّهُ يَسِمُ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ بِفَضْلِهٖ وَكُلَّ ذِيْ جَهْلٍ

(حاشیہ: الملک ع ۳۸ ۔ فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیء ان انتم فی ضلال مبین)

ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) بھول نہ جانا کہ انہی کے دشمن وہ ہونگے جو جہنم کی چنگھاڑ سنیں گے جس وقت کہ وہ جوش مارتا ہوگا اور اس کی چیخ نکلتی ہوگی۔ جب بھی کوئی گروہ اس میں داخل ہوگا تو وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کرتا ہوگا (پوری آیت کے لئے دیکھو صفحہ ۲۲۵ سطر ۹) سمجھ لو کہ وہ انہی کے دشمن ہیں جن کے بارے میں خدا تعالے نے فرمایا کہ جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائیگا تو اس کے نگہبان اُن لوگوں سے دریافت کرینگے کہ آیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا تھا (پوری آیت کے لئے صفحہ ۸۰۹ سطر ۲ ملاحظہ ہو) سمجھ لو کہ وہ انہی کے دوست ہیں جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اُن کے لئے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔ لوگو! جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اور جنت میں بڑا فرق ہے۔ ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت بھی کی ہے اور اس پر لعنت بھی کی ہے اور دوست ہمارا وہ ہے جس کو اللہ تعالے نے دوست بھی رکھا ہے اور اس کی مدح بھی کی ہے۔ لوگو! یاد رکھو کہ میں ڈرانیوالا ہوں اور علیؑ مقامِ مقصود تک پہنچانیوالے ہیں۔ لوگو! میں نبی ہوں اور علی میرے وصی ہیں۔ آگاہ رہو کہ آخری امام قائم آلِ محمد مہدیؑ ہم ہی دونوں کی نسل سے ہوگا۔ خبردار رہو کہ وہی تمام دینوں پر غالب آئیگا۔ یہ سمجھ لو کہ ظالموں سے بدلہ لینے والا وہی ہوگا یاد رکھو کہ قلعوں کا فتح کرنے والا اور ان کا منہدم کرنے والا وہی ہوگا۔ سمجھ لو کہ مشرکوں کے ہر قبیلہ کو قتل کر دینے والا وہی ہوگا۔ یاد رکھو کہ خدا کے دوستوں کے ہر خونِ ناحق کا بدلہ لینے والا وہی ہوگا۔ سمجھ لو کہ خدائے عزوجل کے دین کی نصرت کرنیوالا وہی ہوگا یاد رکھو کہ اس گہرے سمندر سے چلّو بھر لینے والا وہی ہوگا۔ آگاہ رہو کہ ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کے ساتھ اور ہر جاہل کو اس کے جہل کے ساتھ وہی نامزد کرے گا

بِجَهْلِهٖ اَلَآ اِنَّهٗ خِيَرَةُ اللّٰهِ وَمُخْتَارُهٗ اَلَآ اِنَّهٗ وَارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَّالْمُحِيْطُ بِهٖ اَلَآ اِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ
رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ الْمُنَبِّهُ بِاَمْرِ اِيْمَانِهٖ اَلَآ اِنَّهُ الرَّشِيْدُ السَّدِيْدُ اَلَآ اِنَّهُ الْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ اَلَآ
اِنَّهٗ قَدْ بَشَّرَ بِهٖ مَنْ سَلَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَلَآ اِنَّهُ الْبَاقِيْ حُجَّةً وَّلَا حُجَّةَ بَعْدَهٗ وَلَا حَقَّ اِلَّا
مَعَهٗ وَلَا نُوْرَ اِلَّا عِنْدَهٗ اَلَآ اِنَّهٗ لَا غَالِبَ لَهٗ وَلَا مَنْصُوْرَ عَلَيْهِ اَلَآ اِنَّهٗ وَلِيُّ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ
وَحَكَمُهٗ فِيْ خَلْقِهٖ وَاَمِيْنُهٗ فِيْ سِرِّهٖ وَعَلَانِيَتِهٖ مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ تَبَيَّنْتُ لَكُمْ وَاَفْهَمْتُكُمْ وَ
هٰذَا عَلِيٌّ يُفَهِّمُكُمْ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّ عِنْدَ انْقِضَاءِ خُطْبَتِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلٰى مُصَافَقَتِيْ عَلٰى بَيْعَتِهٖ
وَالْاِقْرَارِ بِهٖ ثُمَّ مُصَافَقَتِهٖ مِنْ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ بَايَعْتُ اللّٰهَ وَعَلِيٌّ قَدْ بَايَعَنِيْ وَ
اَنَا اٰخِذُكُمْ بِالْبَيْعَةِ لَهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ الْاٰيَةَ فتح ۱۰
مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ
اعْتَمَرَ الْاٰيَةَ مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَيْتَ فَمَا وَرَدَهٗ اَهْلُ بَيْتٍ اِلَّا اسْتَغْنَوْا وَلَا تَخَلَّفُوْا عَنْهُ
فلا جناح علیہ ان یطوف بہما (بقرہ ع ۱۵۸)

(ترجمہ بسلسلۂ صفحہ گذشتہ) یہ بھی سمجھ لو کہ وہ خدا کا برگزیدہ اور پسندیدہ ہوگا۔ خبردار رہو کہ وہ ہر علم کا وارث اور اُس پر پورا احاطہ رکھنے والا ہوگا۔ یہ بھی سُن رکھو کہ وہ اپنے پروردگار عزّوجل کی طرف سے صبر دینے والا اور ایمان کی بابت تنبیہ کرنیوالا ہوگا۔ یاد رکھو کہ وہ اعلیٰ درجہ کا سمجھدار اور متین ہوگا۔ یہ بھی سمجھ لو کہ کل معاملہ اُسی کے سپرد ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اُس سے پہلے جو جو گزرے سب نے اُس کی بشارت دی ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حجتِ خدا کے طور پر وہی باقی رہیگا اور اُس کے بعد کوئی نئی حجت نہ ہوگی حق صرف اُسکے ساتھ ہوگا اور نور صرف اُسکے پاس ہوگا۔ خوب سمجھ لو کہ اُس پر کوئی غالب نہیں آئیگا اور اُس کے برخلاف کوئی فتح نہ پائیگا۔ یاد رکھو کہ وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا ولی ہے اور خدا کی مخلوق میں اُس کا مقرر کیا ہوا حاکم ہے اور ظاہر و باطن پر خدا کا امین ہے۔ لوگو! میں نے تمہارے لئے کھولکر بیان کیا اور تم کو سمجھا دیا۔ اب یہ علیؑ میرے بعد تم کو سمجھایا کریگا۔ سمجھ لو کہ اپنا خطبہ پورا کر چکنے پر میں تمہیں بُلاونگا کہ علیؑ کی بیعت کرنے کے لئے اور اُس کا اقرار کرنے کیلئے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارو پھر میرے بعد اِس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے خدا سے بیعت کی اور علیؑ نے خود مجھ سے بیعت کی اور میں خدا کے حکم سے اِس کی بیعت تم سے لیتا ہوں اب جو اس کو توڑیگا اُس کا ضرر اُسی کی ذات پر پڑیگا۔ (دیکھو صفحہ ۱۶ سطر ۱) لوگو! حج و عمرہ اور صفا و مروہ خدا کی نشانیاں ہیں پس جو شخص خانۂ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجا لائے (پوری آیت کے لئے دیکھو صفحہ ۳۶ سطر ۱۱) لوگو! خانۂ خدا کا حج کیا کرو اس لئے کہ جس خاندان کے لوگ بیت اللہ جائینگے وہی غنی ہو جائیں گے اور جو باوجودِ استطاعت حج سے جی چرائینگے وہی فقیر ہو جائیں گے۔ لوگو! جو مؤمن موقف میں جا کھڑا ہوگا خدائے تعالےٰ اُس کے کل پچھلے گناہ اُس وقت تک کے بخشدے گا۔ پس جب اُسکا

اِلَّا فَتَقَرَّبُوْا مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ اِلٰى
وَقْتِهٖ ذٰلِكَ فَاِذَا انْقَضَتْ حَجَّتُهٗ اسْتَاْنَفَ عَمَلَهٗ مَعَاشِرَ النَّاسِ الْحُجَّاجُ مُعَانُوْنَ وَنَفَقَاتُهُمْ مُخْلَفَةٌ
وَاللّٰهُ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهِ وَلَا تَنْصَرِفُوْا
عَنِ الْمَشَاهِدِ اِلَّا بِتَوْبَةٍ وَاِقْلَاعٍ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ كَمَا اَمَرَكُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَئِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَقَصَّرْتُمْ اَوْ نَسِيْتُمْ فَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمُ الَّذِيْ
نَصَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدِيْ وَمَنْ خَلَّفَهُ اللّٰهُ مِنِّيْ وَمِنْهُ يُخْبِرُكُمْ بِمَا تَسْاَلُوْنَ مِنْهُ
وَيُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَلَا اِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ اُحْصِيَهُمَا وَاُعَرِّفَهُمَا
فَاٰمُرَ بِالْحَلَالِ وَاَنْهٰى عَنِ الْحَرَامِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ فَاُمِرْتُ اَنْ اٰخُذَ الْبَيْعَةَ عَلَيْكُمْ وَ
الصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُوْلِ مَا جِئْتُ بِهٖ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ
بَعْدِهِ الَّذِيْنَ هُمْ مِنِّيْ وَمِنْهُ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ وَفِيْهِمُ الْمَهْدِيُّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
الَّذِيْ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ مَعَاشِرَ النَّاسِ وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ نَهَيْتُكُمْ

(ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ) حج پورا ہو چکے تو وہ اپنے عمل کو از سرِ نو شروع کرے۔ لوگو! حج کرنے والوں کو مدد بھی دی جائیگی اور جو کچھ اُن کا خرچ پڑے گا اُس کا بدل بھی اُن کو ملیگا اور اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہ فرمائیگا۔ لوگو! بیت اللہ کا حج دین کو کامل کرکے اور فقہ کو اچھی طرح سمجھ کے کرنا اور مشاہدِ مقدسہ سے بغیر توبہ کئے اور گناہ کے ارادہ سے اپنے نفس کو پاک کئے نہ جانا۔ لوگو! نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا جیسا کہ خدا تعالےٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اگر تمہاری مدت بڑھا دی جائے پھر تم سے کوتاہی ہو جائے یا تم بھول جاؤ تو یہ علیؑ تمہارا حاکم ہے اور یہ تمہارے لئے ان باتوں کو کھولکر بیان کردیگا کہ خدائے عزّوجلّ نے اسی کو میرے بعد مقرر کیا ہے اور اسی کو میرا اور اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ جو خدا کی باتیں تم اس سے دریافت کروگے وہ تمہیں بتائیگا اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو۔ وہ تمہارے لئے کھولکر بیان کردیگا۔ آگاہ رہو کہ حلال وحرام کی تعداد اتنی ہے کہ اُس کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور نہ میں سب تمہیں پہنچوا سکتا ہوں ہاں ایک ہی مقام پر حلال کو بجالانے کا حکم دیتا ہوں۔ اور حرام کے ارتکاب سے ممانعت کرتا ہوں لہذا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ امیر المؤمنین علیؑ کے بارے میں اور جو امام ان کے بعد ہوں گے کہ وہ مجھ سے اور علیؑ سے ہیں وہ قیامت تک حق پر قائم رہنے والا ایک گروہ ہوگا۔ مہدیؑ بھی اُنہی میں سے ہوگا۔ جو حق حق فیصلے کیا کریگا۔ اُن سب کے بارے میں جو کچھ خدا کی طرف سے میرے پاس آیا ہے۔ اُس کے قبول کرنے کے بارے میں تم سے بیعت لے لوں۔ سو اب تم میرے ہاتھ پر ہاتھ مار دو۔ لوگو! ہر حلال جو میں تم کو بتلا چکا ہوں اور ہر حرام جس سے

عَنْهُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرْجِعْ عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ اُبَدِّلْ اَلَا فَاذْكُرُوْا ذٰلِكَ وَاحْفَظُوْهُ وَتَوَاصَوْا بِهٖ
وَلَا تُبَدِّلُوْهُ وَلَا تُغَيِّرُوْهُ اَلَا وَاِنِّيْ اُجَدِّدُ الْقَوْلَ اَلَا فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اَلَا وَاِنَّ رَاْسَ الْاَمْرِ
بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ تَنْتَهُوْا اِلٰى قَوْلِيْ وَتُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَّا يَحْضُرُهٗ وَتَاْمُرُوْهُ بِقَبُوْلِهٖ (الحج ۴۱/۲۲)
وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُخَالَفَتِهٖ فَاِنَّهٗ اَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ وَلَا اَمْرَ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
لَا نَهْيَ عَنْ مُنْكَرٍ اِلَّا مَعَ اِمَامٍ مَعْصُوْمٍ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلْقُرْاٰنُ يُعَرِّفُكُمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ
بَعْدِهٖ مِنْ وُّلْدِهٖ وَعَرَّفْتُكُمْ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ وَجَعَلَهَا
كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقُلْتُ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا مَعَاشِرَ النَّاسِ
اَلتَّقْوٰى اَلتَّقْوٰى اِحْذَرُوا السَّاعَةَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ (الزخرف ۲۸)
عَظِيْمٌ اُذْكُرُوا الْمَمَاتَ وَالْحِسَابَ وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ (الحج ۱/۲۲)
الْعٰلَمِيْنَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ فَمَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ اُثِيْبَ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَيْسَ لَهٗ فِي الْجِنَانِ نَصِيْبٌ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّكُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُصَافِقُوْنِيْ بِكَفٍّ

(ترجمہ بسلسلۂ صفحۂ گزشتہ) میں تم کو منع کر چکا ہوں خوب سمجھ لو کہ میں اس سے نہ کبھی ہٹونگا اور نہ کبھی بدلونگا لہذا تم بھی اسے یاد رکھو اس کی حفاظت کرو اور اس کے بارے میں ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہو اور اس کو کبھی نہ بدلنا اور کبھی اس میں تغیّر نہ کرنا دیکھو میں پھر اس بات کی تجدید کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا نیک کاموں کا حکم کرتے رہنا اور بدی سے باز رکھنا یہ بھی سمجھ لو کہ نیکی کا حکم دینے میں چوٹی کی بات یہ ہے کہ میرے قول کے بموجب عمل کرو اور جو میری بات سننے کے لئے حاضر نہ ہو اُس تک پہنچا دو اور اُس سے میری بات منوا لو اور اُسکی مخالفت سے اُسے باز رکھو اس لئے کہ یہ خدائے تعالےٰ کا حکم ہے اور میرا بھی حکم یہی ہے اور بغیر امامؑ کے نہ امر بالمعروف ہو سکتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ لوگو! قرآنِ مجید تم کو جتلاتا ہے کہ اس کے بعد والے ائمہؑ اسی کی اولاد میں سے ہونگے اور میں یہ بھی تم کو جتلا چکا ہوں کہ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں جس موقع پر خدا یہ فرماتا ہے اور اُس نے اُسے اُس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دے دیا اور میں یہ کہہ چکا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ لوگو! پرہیزگاری اختیار کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو قیامت سے ڈرو جیسا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ موت کو یاد کرو حساب کو یاد کرو خدا کی حضور میں جانچ اور جوابدہی کو یاد کرو۔ ثواب و عذاب کو یاد کرو۔ جو شخص خاص نیکی لیکر آئیگا اُسے ثواب دیا جائیگا اور جو شخص خاص بدی لیکر آئے گا جنت میں اُس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ لوگو! ایسے تو تم میں بہت سے ہیں کہ ایک ہاتھ سے

وَاحِدَةٍ وَّاَمَرَنِيَ اللّٰهُ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَلْسِنَتِكُمُ الْاِقْرَارَ بِمَا عَقَّدْتُّ لِعَلِيٍّ مِّنْ
اِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ جَآءَ بَعْدَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّيْ وَمِنْهُ عَلٰى مَآ اَعْلَمْتُكُمْ
اَنَّ ذُرِّيَّتِيْ مِنْ صُلْبِهٖ فَقُوْلُوْا بِاَجْمَعِكُمْ اِنَّا سَامِعُوْنَ مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ
مُنْقَادُوْنَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَّبِّنَا وَرَبِّكَ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ وَاَمْرِ وُلْدِهٖ مِنْ صُلْبِهٖ مِنَ الْاَئِمَّةِ نُبَايِعُكَ
عَلٰى ذٰلِكَ بِقُلُوْبِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَلْسِنَتِنَا وَاَيْدِيْنَا عَلٰى ذٰلِكَ نَحْيٰى وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ وَ
لَا نُغَيِّرُ وَلَا نُبَدِّلُ وَلَا نَشُكُّ وَلَا نَرْتَابُ وَلَا نَرْجِعُ عَنْ عَهْدٍ وَّلَا نَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ
وَنُطِيْعُ اللّٰهَ وَنُطِيْعُكَ وَعَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوُلْدَهُ الْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتَهُمْ
مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهٖ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ الَّذَيْنِ قَدْ عَرَّفْتُكُمْ مَّكَانَهُمَا
مِنِّيْ وَمَحَلَّهُمَا عِنْدِيْ وَمَنْزِلَتَهُمَا مِنْ رَّبِّيْ فَقَدْ اَدَّيْتُ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّهُمَا
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمَا الْاِمَامَانِ بَعْدَ اَبِيْهِمَا عَلِيٍّ وَّاَنَا اَبُوْهُمَا
قَبْلَهٗ وَقُوْلُوْا اَطَعْنَا اللّٰهَ بِذٰلِكَ وَاِيَّاكَ وَعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ

(ترجمہ بسلسلہ صفحہ گذشتہ) مجھ سے بیعت کرتے ہیں لیکن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبانوں سے
بھی اس بات کا اقرار لے لوں کہ میں نے علیؑ کے لئے امارتِ مومنین مقرر کردی اور اُس کے بعد اُن
ائمہؑ کے لئے جو مجھ سے بھی ہوں گے اور اس سے بھی جیسا کہ تم کو جتلا چکا ہوں کہ ذرّیت میری اسی
کے صلب سے ہے تو لو اب تم سب ملکے کہدو کہ آپ نے ہمارے پروردگار کی طرف سے اور اپنے
پروردگار کی طرف سے علیؑ کے معاملہ میں اور اُن آئمہؑ کے معاملہ میں جو ان کی اولاد سے اور اِنکے
صلب سے ہوں گے جو کچھ بھی پہنچایا ہم اُس کے سُننے والے ہیں اور اُس کے ماننے والے ہیں ۔
اس پر راضی ہیں اطاعت پر تیار ہیں ہم اپنے دل سے ۔ جان سے ۔ زبان سے اور ہاتھ سے اسی پر بیعت
کرتے ہیں اسی پر ہم جئیں گے ۔ اسی پر مرینگے اور اسی پر مبعوث ہونگے ہم اس میں کوئی تغیر و تبدّل نہ کرینگے
نہ اس میں کسی شک و شبہ کو راہ دیں گے نہ کبھی اس عہد سے پھریں گے نہ اس پیمان کو توڑینگے اور ہم
اللہ کی اطاعت کریں گے اور آپکی اور امیر المؤمنین علیؑ کی اطاعت کریں گے اور اُن ائمہؑ کی اطاعت
کریں گے جو ان کی اولاد سے ہیں ۔ اور جن کا آپنے ذکر فرمایا کہ آپ کی ذرّیت سے اور ان کے صلب سے
حسنؑ و حسینؑ کے بعد ہونگے حسنین علیہما السلام کے تعلقات جو مجھ سے ہیں میں بتلا چکا ہوں اور ان دونوں
کی منزلت جو میرے پروردگار کے نزدیک ہے وہ میں تم کو اچھی طرح دکھلا چکا ہوں ۔ یہ دونوں جوانان اہل
جنّت کے سردار ہیں اور دونوں اپنے باپ علیؑ کے بعد امام ہیں اور میں بحکم خدا علیؑ سے پہلے ان کا باپ
قرار دیا گیا ہوں اور یہ بھی کہو کہ ہم نے اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی اطاعت کی اور علیؑ کی

ذَكَرْتُ عَهْدًا وَّمِيثَاقًا مَّأْخُوذًا لِّأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قُلُوبِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَلْسِنَتِنَا
وَمُصَافَقَةِ اَيْدِيْنَا مَنْ اَدْرَكَهُمَا بِيَدِهٖ وَاَقَرَّ بِهِمَا بِلِسَانِهٖ لَا
يَبْتَغِي بِذٰلِكَ بَدَلًا وَّلَا نَرٰى مِنْ اَنْفُسِنَا عَنْهُ حِوَلًا اَبَدًا اَشْهَدْنَا اللّٰهَ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَّاَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا شَهِيْدٌ وَّكُلُّ مَنْ اَطَاعَ مِمَّنْ ظَهَرَ
وَاسْتَتَرَ وَمَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ وَجُنُوْدَهٗ وَعَبِيْدَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَهِيْدٍ
مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَّخَافِيَةَ كُلِّ
نَفْسٍ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَنْ بَايَعَ
فَاِنَّمَا يُبَايِعُ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَبَايِعُوْا
عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْاَئِمَّةَ كَلِمَةً بَاقِيَةً
يُهْلِكُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ اَوْفٰى فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ
عَلٰى نَفْسِهِ الْاٰيَةَ مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوا الَّذِيْ قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ

اطاعت کی اور حسنؑ و حسینؑ کی اور اُن ائمہؑ کی اطاعت کی جن کا آپ نے ذکر فرمایا۔ یہ عہد و پیمان ہے جو امیر المؤمنین کے لئے ہمارے دلوں سے۔ جانوں سے زبانوں سے اور اُس شخص (یعنی رسولؐ خدا) کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے لیا گیا ہے۔ جس نے اُن دونوں (یعنی حسنینؑ) کو اپنے ہاتھ میں بھی لیا۔ اور اپنی زبان سے بھی اُن دونوں (کی بزرگی) کا اقرار کیا۔ ہم اس بات کے بدلے میں کسی اور کو نہ چاہینگے اور جب تک جان میں جان باقی ہے کبھی اس عہد سے نہ پھرینگے۔ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور اللہ گواہی دینے کو کافی ہے اور آپ بھی اس معاملہ میں ہمارے گواہ رہیں اور ہر وہ شخص گواہ رہے جو خدا کا مطیع ہے خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اور خدا تعالےٰ کے فرشتے اور اُس کے لشکر اور اُس کے بندے بھی گواہ رہیں اور سب گواہوں سے بڑھ کر خود خدائے تعالےٰ ہے۔ لوگو! تم کیا کہتے ہو؟ اس لئے کہ اللہ ہر آواز کو جانتا ہے اور ہر نفس کی پوشیدہ باتوں کو پہچانتا ہے۔ اب جو ہدایت پائے تو اپنی ذات کی بہتری کے لئے اور جو بھٹک جائے تو اپنے ہی آپ کو نقصان پہنچائیگا اور جو بیعت کرے وہ اللہ سے بیعت کریگا۔ یعنی اُس کے ہاتھوں پہ خدا کا ہاتھ ہوگا۔ لوگو! اللہ سے ڈرو اور امیر المؤمنین علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور اُن ائمہؑ سے جو کلمۂ باقیہ ہیں بیعت کرلو (بعد اس کے) جو بے وفائی کرے گا۔ اللہ اُسے ہلاک کریگا اور جو وفا کرے گا اللہ اُس پر رحم فرمائیگا اور جو اِس بیعت کو توڑ دے گا۔ اُس توڑنے کا ضرر اُسی کی ذات پر پڑے گا۔ (دیکھو صفحہ ۱۶ سطر ۱) لوگو! جو کچھ میں تم سے کہہ چکا ہوں وہ کہو۔ اور اس وقت سے علیؑ کو امیر المؤمنین کہکر

بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَ
قُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَنَّ فَضَائِلَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيْرٌ
وَّقَدْ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ فِي الْقُرْاٰنِ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ اُحْصِيَهَا فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ
فَمَنْ اَنْبَاَكُمْ بِهَا وَعَرَّفَهَا فَصَدِّقُوْهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَعَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا مَعَاشِرَ النَّاسِ
السَّابِقُوْنَ اِلٰى مُبَايَعَتِهٖ وَمُوَالَاتِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوْا مَا يَرْضَى
اللّٰهُ بِهٖ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ فَاِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاغْضِبْ عَلَى　آلِ عمران ۱۴۴
الْكٰفِرِيْنَ وَالْكٰفِرَاتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(ترجمہ سلسلہ صفحہ گذشتہ) سلام کیا کرو اور یہ بھی کہو کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا - اے ہمارے پروردگار! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری ہی طرف بازگشت ہوگی - اور یہ بھی کہو کہ سب تعریف اُسی اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم کو اِن باتوں کی ہدایت فرمادی - اور اگر اللہ ہماری راہبری نہ فرماتا تو ہم ہدائت نہ پاتے - لوگو! اللہ کے نزدیک علیؑ ابنِ ابیطالب کے فضائل بہت ہیں اور جو کچھ اس نے مجھ پر قرآنِ مجید میں نازل فرمائے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں کسی ایک مقام پر اپنے خطبہ میں اُن کو بیان کر سکوں - پس جو شخص بھی تم کو وہ فضائل جتلائے اور بتلائے تو تم اس کی تصدیق کرنا - لوگو! جو اللہ کی اور اُس کے رسولؐ کی اور علیؑ کی اور اُن ائمہؑ کی جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اطاعت کرے گا وہ یقیناً بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیگا - لوگو! جو علیؑ سے بیعت کرنے میں اُن سے دوستی رکھنے میں اور اُن کو امیر المؤمنین تسلیم کرنے میں سبقت کرنے والے ہوں گے - جنّت کی نعمتوں کے بارے میں وہی کامیاب ہوں گے - لوگو! وہی بات کہو جس بات کے کہنے سے اللہ تم سے راضی ہو - پھر اگر تم اور زمین میں جتنے بھی ہیں وہ سب کافر بھی ہو جائیں تو اللہ کا کوئی کچھ نہ بگاڑیگا - یا اللہ! تو کُل مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو بخش دے - اور کُل کافر مردوں اور کافر عورتوں پر اپنا غضب نازل کر اور
ہر طرح کی تعریف تمام اہلِ عالم کے پروردگار خدا ہی کے لئے زیبا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ "جب رسول اکرمؐ اس خطبہ سے فارغ ہو گئے تو ایک خوبصورت و باہیبت و معطر شخص (رجل) کو دیکھا اور کہا "اے رسول اللہ! دیکھا آپ نے کہ تمہارے چچازاد بھائی علیؑ کی لغب (؟) ولایت کا دن کس قدر سخت ہے اس عقد بیعت کو نہیں توڑیگا مگر جو کافر ہے اور خدا اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہیں ہے۔ لیں اے شخص کردینے والا ہے ... پھر اس نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ کیا تم نے یہ سب لیا ... پھر عمر نے رسول اکرمؐ سے

پس سب لوگوں نے پکار کر کہا کہ جی ہاں ہم نے سُنا اور ہم امرِ خدا اور امرِ رسولِ خدا کی دلوں سے اور زبان سے اور ہاتھوں سے اطاعت کرنے کو حاضر ہیں اور ہر طرف سے جنابِ رسولِ خدا اور علیؑ مرتضےٰ پر ہجوم کر کے آگئے اور اُن کے ہاتھوں پر بیعت کرنے لگے۔ پہلے اشخاص جنہوں نے جنابِ رسولِ خدا سے عہد و پیمان کیا وہ اول وثانی وثالث و رابع تھے اور پھر باقی مہاجرین و انصار پھر باقی کُل آدمی ہر طبقہ اور ہر پیشہ کے سلسلہ وار اپنی اپنی منزلت و مرتبہ کے بموجب یہاں تک کہ مغرب وعشا کی نمازیں خوب اندھیرا ہو جانے پر ایک ہی ساتھ پڑھی گئیں اور یہ عہد و پیمان و بیعت تین تین مرتبہ ہاتھ پر ہاتھ مار مار کر کی جاتی تھی اور جب کوئی گروہ آکر بیعت کرتا تھا تو جنابِ رسولِ خدا یہ الفاظ فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى جَمِيْعِ الْعٰلَمِيْنَ (سب تعریف اُسی خدا کے لئے زیبا ہے جس نے ہم کو تمام اہلِ عالم پر فضیلت دی ہے) اور بیعت کے وقت ہاتھ پر ہاتھ مارنا سنّت اور رسم قرار پاگیا یہاں تک کہ اِسے وہ لوگ بھی کام میں لانے لگے جن کا خلافت و امامت میں کوئی حق نہ تھا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جبکہ جنابِ رسولِ خدا حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے اور حجۃ الوداع جنابِ رسولِ خدا نے مدینہ منورہ میں تشریف لے آنیکے دسویں سال کے آخر میں کیا ہے۔ اِس حج کے موقعہ پر منٰے میں جو خطبہ جنابِ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا وہ حسبِ ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاُثْنِيْ عَلَيْهِ (ثُمَّ قَالَ) اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا قَوْلِيْ وَاعْقِلُوْهُ عَنِّيْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا (ثُمَّ قَالَ) هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالَ النَّاسُ هٰذَا الْيَوْمُ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ قَالَ النَّاسُ هٰذَا الشَّهْرُ قَالَ وَاَيُّ بَلَدٍ اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَيُّهَا النَّاسُ قَالُوْا

رحمٰن (و) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) سب تعریف اللہ ہی کے لئے زیبا ہے اور میں اُسی کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ (پھر فرمایا کہ) اے لوگو! میری بات سُنو اور میرا مطلب سمجھو۔ میں ایسا جانتا ہوں کہ اِس سال کے بعد پھر تم سے ملاقات نہ کرونگا۔ (پھر فرمایا) آیا تم یہ جانتے ہو کہ عزت و حرمت میں کونسا دن سب دنوں سے بڑا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یہی آج کا دن! فرمایا پھر مہینوں میں کونسا مہینہ! لوگوں نے عرض کی کہ یہی مہینہ! فرمایا اور شہروں میں کونسا شہر حرمت میں زیادہ ہے! لوگوں نے عرض کی ہمارا یہی شہر (مکہ معظمہ) فرمایا تمہاری جانیں تمہارے مال اور تمہارے ناموس اُسی طرح محفوظ و محترم ہیں (یعنی دوسروں کو غصباً نکالینا ویسا ہی حرام ہے) جیسا کہ آج کے دن اِس مہینے میں اور اِس شہرِ محترم میں (کسی کی جان کا

نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ اَلَا كُلُّ مَاثِرَةٍ اَوْ بِدْعٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ فَهُوَ
تَحْتَ قَدَمِيَّ هَاتَيْنِ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰى اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ
قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَكُلُّ رِبًوا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ مَوْضُوْعٍ مِّنْهُ
رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلَا وَكُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ مَوْضُوْعٍ مِّنْهُ دَمُ
رَبِيْعَةَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ
بِاَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ رَاضٍ بِمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا وَاِنَّهٗ اِذَا اُطِيْعَ فَقَدْ عُبِدَ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ حَقًّا وَّلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مُّسْلِمٍ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَّمَالُهٗ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ بِطِيْبَةِ نَفْسٍ مِّنْهُ
وَاِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اَلَا فَهَلْ بَلَّغْتُ اَيُّهَا النَّاسُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ

لینا یا مال کا چھیننا یا عزت کا بگاڑنا حرام ہے، اُس دن تک کہ تم اپنے پروردگار کی حضور میں پہنچو اور وہ تم سب سے تمہارے اعمال کی بابت بازپُرس کرے۔ کیوں لوگو! میں نے حکم خدا پہنچا دیا؟ سب نے ایک زبان عرض کی کہ بیشک پہنچا دیا فرمایا اللہ تو گواہ رہیو۔ پھر فرمایا کہ ہر وہ رسم یا بدعت جو زمانۂ جاہلیت میں جاری تھی یا کسی کا خون کسی کے ذمے تھا یا کسی کا مال کسی کے ذمے تھا۔ اب وہ میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (مطلب یہ تھا کہ اُن کو بھول جاؤ اور مٹا دو) کوئی ایک شخص دوسرے سے زیادہ معزز نہیں ہے سوائے اس کے جو پرہیزگاری میں بڑھا ہوا ہو۔ آیا میں نے حکم پہنچا دیا؟ سب نے عرض کی بیشک پہنچا دیا۔ فرمایا الٰہی تو گواہ رہیو۔ پھر فرمایا۔ کہ خوب سمجھ لو کہ ہر سود جو زمانۂ جاہلیت میں لیا جاتا تھا اب وہ یک قلم موقوف! اور سب سے پہلے میرے چچا عباس ابن عبدالمطلب کا جو سود کسی کے ذمے ہو وہ سب معاف اور ہر خون جو زمانۂ جاہلیت میں ہوا وہ معاف اور سب سے پہلے قبیلۂ ربیعہ کے خون جو لوگوں کے ذمہ ہیں وہ معاف۔ آیا میں نے حکم پہنچا دیا؟ سب نے عرض کی بیشک پہنچا دیا۔ فرمایا۔ الٰہی تو گواہ رہیو۔ پھر فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں پھر اُس کی پوجا کی جائے۔ اب وہ اسی پر راضی ہے کہ تمہارے نیک اعمالوں میں سے جو کچھ بھی کم اور خراب ہو جائیں وہی سہی تو اب یہ تم خوب سمجھ لو کہ جب کبھی اُس کی اطاعت کی گئی گویا اُس کو پوجا گیا۔ اے لوگو! آگاہ رہو یہ بات برحق ہے کہ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مردِ مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ دوسرے مردِ مسلمان کا خون گرائے اور نہ ایک کا مال دوسرے کو جائز ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ بخوشی اُس کو دیدے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے وہاں تک لڑوں جہاں تک کہ وہ کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قائل ہو جائیں اور جب وہ اس کے قائل ہو گئے تو اُن کی جانیں بھی محفوظ ہو گئیں اور اُن کے مال بھی محفوظ ہو گئے سوائے

أَيُّهَا النَّاسُ احْفَظُوا قَوْلِي تَنْتَفِعُوا بِهِ بَعْدِي وَافْقَهُوهُ تَنْتَعِشُوا أَلَا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ عَلَى الدُّنْيَا فَإِنْ أَنْتُمْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ وَلَتَفْعَلُنَّ لَتَجِدُونِي فِي كَتِيبَةٍ بَيْنَ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَضْرِبُ وُجُوهَكُمْ بِالسَّيْفِ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ وَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ أَلَا فَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمَا فَقَدْ نَجَى وَمَنْ خَالَفَهُمَا فَقَدْ هَلَكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ مِنْكُمْ رِجَالٌ يَعْرِفُونَنِي فَيُدْفَعُونَ عَنِّي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُمْ قَدْ أَحْدَثُوا بَعْدَكَ وَغَيَّرُوا سُنَّتَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا۔

(ترجمہ سلسلۂ گذشتہ) اتنے کے جو کسی دوسرے کا حق ہوا اور آخری حساب سب کا خدا کے ذمے ہے کیوں لوگو! آیا میں نے حکم پہنچا دیا؟ سب نے یک زبان عرض کی۔ جی ہاں پہنچا دیا! فرمایا الٰہی تو گواہ رہیو۔ پھر فرمایا کہ لوگو! میری بات کی حفاظت کرنا کہ اُس سے میرے بعد نفع اٹھاؤ گے۔ اور اسے خوب سمجھنا کہ درجہ اعلےٰ پاؤ گے۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ دنیا کی خاطر تم میں سے ایک دوسرے کی گردن پر تلوار چلائے کہ اگر تم نے ایسا کیا اور ضرور تم کرو گے تو تم مجھ کو جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کے مابین ایک لشکر میں دیکھو گے کہ میں خود تم پر تلوار چلاتا ہونگا پھر دائیں طرف دیکھا اور ذرا خاموش ہوئے پھر فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو میں ہوں گا۔ ورنہ علیؑ ابنِ ابیطالب میری جگہ ہونگے۔ پھر فرمایا آگاہ رہو! کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسّک کیا تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک تو اللہ کی کتاب ہے اور دُوسرے میری عترت جو میرے اہل بیتؑ ہیں! اِس لئے کہ باریک بین اور ہر چیز کے جاننے والے پروردگار نے مجھے خبر پہنچائی ہے کہ یہ دونوں ایک دُوسرے سے جُدا نہ ہونگے جب تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس نہ پہنچ لیں۔ آگاہ رہو جس نے اُن دونوں کو مضبُوط پکڑ لیا اُس نے نجات پائی اور جس نے اِن دونوں کی مخالفت کی وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ لوگو! میں نے حکم پہنچا دیا؟ سب بولے۔ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا الٰہی تو گواہ رہیو۔ پھر فرمایا خوب سمجھ لو کہ تم میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہونگے۔ اور وہ مجھے پہچانتے بھی ہوں گے مگر میرے پاس سے ہٹا دئے جائیں گے۔ میں عرض کرونگا کہ الٰہی یہ تو میرے اصحاب ہیں تب مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمدؐ اُنہوں نے تمہارے بعد بڑے بڑے فتنے برپا کئے اور تمہاری سنّت کو بدل ڈالا تو اُس وقت میں کہوں گا کہ "دُور کرو ان کو دُور کرو"۔

پھر جب ایام تشریق کا آخری دن آیا یعنی ۱۳ ذی الحجہ تو خدا تعالےٰ نے سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ الخ نازل فرمایا اور جناب رسولِ خدا نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے پھر منادی نے ندائی کہ آج مسجد الخیف میں عام نماز جماعت ہوگی سب لوگ جمع ہوگئے۔ آنحضرتؐ نے خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ اللہ اُس شخص کی مدد فرمائے جو میری باتیں سُنکر ان کو یاد رکھے اور اُس شخص تک پہنچا دے جس نے اِن کو نہ سُنا ہو اس لئے کہ بہت سے مسئلے جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ خود عالم نہیں ہوتے اور بہت سے مسائل پہنچانیوالے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے سے زیادہ عالم کو پہنچا دیتے ہیں اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ مردِ مسلم کے دل سے نہیں ہٹائی جاسکتیں۔ ایک تو خدا کے لئے خالص عمل کرنا۔ دوسرے ائمۃ المسلمین کا خیر خواہ ہونا۔ تیسرے اُنکی جماعت میں شریک رہنے کا التزام کرنا۔ مومن بھائی بھائی ہیں اُن کے خون برابر ہیں۔ اُنکی ذمہ داری ادنےٰ مومن سے بھی متعلق ہوسکتی ہے اس لئے کہ خدا کی دعوت اُنکو ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ وہ غیر کے مقابلہ میں سب مِلکر ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں۔ لوگو! میں تم میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ دو بزرگ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہلبیتؑ۔ اِس لئے کہ ہر چیز کے جاننے والے باریک بین پروردگارِ عالم نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہونگی جب تک کہ حوضِ کوثر پر خود میرے پاس نہ پہنچ لیں اور یہ دونوں اس طرح ساتھ ساتھ رہینگی جیسے میری یہ دو اُنگلیاں۔ اور اُس وقت حضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی اُنگلیاں مِلائیں اور فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ یہ دونوں اس طرح ساتھ ساتھ ہیں اور اُس وقت آپ نے ایک ہی ہاتھ کی کلمہ کی اور بیچ کی اُنگلی مِلا کر دکھائی کہ یہ تو ایک دوسری سے بڑھی ہوئی ہے اُس وقت حضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک گروہ مجتمع ہوا اور کہنے لگا کہ محمد یہ چاہتا ہے کہ امامت کو اپنے اہلبیتؑ میں قرار دے جائے اور اُن میں سے چار آدمی نکل کر مکہ پہنچے۔ اور کعبتہ اللہ میں گئے اور وہاں آپس میں عہد و پیمان کئے اور فیمابین خود ایک نوشتہ لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر خدا تعالےٰ نے محمدؐ کو موت دے یا یہ شخص قتل ہو جائے تو امرِ خلافت کو اسکے اہلبیتؑ میں کبھی نہ جانے دیں۔

قولِ مترجم۔ اصطلاح میں جو چار یار مشہور ہیں وہ شائید یہی چار یار ہوں۔

اُس وقت خدا تعالےٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ (دیکھو صفحہ ۶۹۸ سطر ۱۰ تا صفحہ ۶۹۹ سطر ۱) پھر جناب رسولِ خدا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک منزل پر آکر اُترے جس کا نام غدیر خمؔ تھا۔ اُس وقت تک لوگوں کو مناسکِ حج تعلیم کر چکے تھے۔ اور اپنی وصیت ان کے ذہن نشین کر چکے تھے کہ اس وقت خدا تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الخ پس جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ تہدید بھی ہے۔

اَور وعید بھی ہے پھر خدائیتعالےٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ لوگو! تم جانتے ہو کہ میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ اختیار رکھنے والا ہوں۔ سب نے کہا بیشک! فرمایا الٰہی تو گواہ رہیو! پھر تین مرتبہ اسی بات کو دُہرایا۔ اَور ہر مرتبہ خود بھی مثل پہلے کے فرماتے تھے اور اور لوگ بھی۔ اور لوگوں کے اقرار کے ساتھ ساتھ آنحضرتؐ کہتے جاتے تھے الٰہی تو گواہ رہیو۔ پھر جناب امیرالمومنین کا ہاتھ پکڑا اور اُن کو اتنا بلند اُٹھایا کہ آنحضرتؐ کی بغل کے نیچے کی سفیدی معلوم ہونے لگی۔ پھر ارشاد فرمایا اَلَا فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهُ (خبردار ہو جاؤ جس کا میں مالک و آقا ہوں یہ علیؑ اُس کا مالک و آقا ہے۔ یا اللہ تو اُس سے دوستی کر جو علیؑ کا دوست بنے اور اس کا دشمن ہو جا جو اِس سے دشمنی کرے اور تو اُس کی نصرت کیجیو جو اِس کی نصرت کرے اور تو اُس کی نصرت چھوڑ دیجیو جو اِس کی نصرت چھوڑ دے۔ اور تو اُس سے محبت رکھیو جو اس سے محبت رکھے) پھر فرمایا یا اللہ تو ان کے اقرار کا گواہ رہیو اَور میں بھی گواہ ہوں۔ اُسوقت اصحاب میں سے عمر ابن الخطاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آیا یہ حکم اللہ کیطرف سے ہے اَور اُسکے رسولؐ کیطرف سے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں یہ اللہ کیطرف سے اور اللہ کے رسول کیطرف سے ہے کہ علی امیرالمومنین ہے۔ علی امام المتقین ہے اور علی قائد الغر المحجلین ہے۔ قیامت کے دن خدائیتعالےٰ صراط کے اوپر علیؑ کو بٹھا دیگا کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں پہنچا دے۔ پھر اُن اصحابِ رسولؐ نے جو بعد میں مرتد ہو گئے یہ کہا کہ وہاں مسجدِ خیف میں تو محمدؐ نے جو کچھ کہا تھا سو کہا ہی تھا اب یہاں بھی جو کچھ کہا کہا۔ اب اگر مدینہ واپس پہنچ گیا تو پھر ہم کو علیؑ کی بیعت پر مجبور کرے گا۔ اُس وقت چودہ ۱۴ آدمی مجتمع ہوئے اور یہ مشورہ کیا کہ رسول اللہ کو قتل کر ڈالیں اور یہ سب کے سب ایک گھاٹی میں جا بیٹھے اَور اِس گھاٹی کا نام ہرشے ہے۔ یہ جحف اور ابوا کے مابین واقع ہے۔ سات آدمی تو (اُس گھاٹی کے) دائیں طرف بیٹھے تھے اَور سات بائیں طرف۔ غرض یہ تھی کہ جناب رسول اللہ کی اُونٹنی کو بھڑکا دیں۔ جب رات اچھی طرح چھا گئی جنابِ رسولِ خدا روانہ ہوئے اور اس رات کو حضرتؐ سارے لشکر کے آگے آگے تھے اَور اپنی سواری کی اُونٹنی پر سوتے بھی جاتے تھے جیسے ہی اُس گھاٹی کے قریب پہنچے۔ جبرئیلؑ امین نے آواز دی کہ اے محمدؐ فلاں اَور فلاں آپ کے لئے گھات میں بیٹھے ہیں۔ آنحضرتؐ نے ایک نظر ڈالی اور فرمایا کہ میرے پیچھے کون ہے؟ حذیفہ ابن الیمان نے آواز دی یا حضرت میں ہوں۔ تب حذیفہ ابن الیمان سے فرمایا کہ جو کچھ میں نے سُنا ہے وہ تو نے بھی سُنا ہے؟ عرض کی جی ہاں سُنا ہے۔ فرمایا اسے پوشیدہ رکھیو۔ پھر آنحضرتؐ اُس گھات میں بیٹھنے والوں کے قریب پہنچے اور اُن کے نام لے لیکر اُن کو آوازیں دیں۔ جب اُنہوں نے رسول اللہ کی آواز سُنی تو بھاگے اور لوگوں کے دل میں جا گھسے۔ اور یہاں اپنی اپنی سواریاں اُنہوں نے باندھ رکھی تھیں۔ اُنہیں یونہی چھوڑ گئے۔ اب اور لوگ بھی جنابِ رسولِ خدا سے آملے

اور اُن کو تلاش کرنے لگے۔ آنحضرتؐ خود اُنکی سواریوں تک پہنچے اور سواریوں کو پہچان لیا۔ جب منزل پر جاکر اُترے تو ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اُنہوں نے کعبہ میں جاکر یہ حلف اُٹھایا کہ اگر خدا تعالےٰ محمدؐ کو موت دیگا یا وہ قتل ہو جائیگا تو امرِ خلافت و امامت کو اُس کے اہلبیتؑ میں کبھی نہ جانے دینگے پس وہ لوگ حاضرِ خدمت ہوئے اور بحلف عرض کرنے لگے کہ یا رسولؐ اللہ ہم نے تو نہ کوئی ایسی بات کہی نہ کوئی ایسا ارادہ کیا اور نہ ہم نے حضور کے بارے میں کوئی قصدِ بد کیا اُسی وقت خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ؕ (ترجمہ اور سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳۱۶ سطر ۲) پس جب جنابِ رسولِ خدا مدینۂ منورہ پلٹ کر آئے اور پورے ماہِ محرم اور آدھے ماہِ صفر تک اچھے رہے کسی قسم کی شکایت نہیں ہوئی پھر وہ درد پیدا ہوا جس میں انتقال فرمایا۔ تفسیر مجمع البیان میں روایت کی گئی ہے کہ جس وقت سے یہ آیت نازل ہوئی تھی وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تو اصحاب میں سے جو آنحضرتؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے اُن سے حضرتؐ نے فرما دیا کہ اب تم اپنے گروہ میں جا ملو اللہ نے آدمیوں کے شر سے میری حفاظت کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔

تمام شد ضمیمجات پارۂ ششم